

CHAND. 1993

CHAND. 1993

نسخہ تصوف

۹۱ ۱۲

چون تو انجمن تصوف گفت : سال تالیف این کتاب نحو شش

فی البدیہ بود و غرض آن گفت مشاق نیک تارخیش

اللہ و رسول

آخر و اول اللہ و رسول متحد صدق و نصف ارمصادق

در میان ہر دو بدین شخص و عکس عین رب شاہ عرب ای مشاق

نیک تارخ

۹۱ ۱۲

فهرست جامع الفوائد

۱	تجدد و حیات	۱۰	کونینم کونینم	۱۰	بست بهت درون	۱۰	ضعیف شدن شریف
۲	تجدد و حیات	۱۱	کونینم کونینم	۱۱	بست بهت کونینم	۱۱	ضعیف شدن شریف
۳	تجدد و حیات	۱۲	کونینم کونینم	۱۲	بست بهت کونینم	۱۲	کثرت تاشی
۴	علوم ظاهری و باطنی	۱۳	کونینم کونینم	۱۳	اسمار کونینم	۱۳	اقدم طهورات
۵	مناجات	۱۴	کونینم کونینم	۱۴	بیان عالم پیشال	۱۴	بیان طس
۶	اصول مذاهب	۱۵	کونینم کونینم	۱۵	متشیل کثرت مثال	۱۵	قسم شوحید
۷	قول امام مالک	۱۶	کونینم کونینم	۱۶	متشیل در چالان	۱۶	بیان حسن اقم
۸	معنی تقوف	۱۷	کونینم کونینم	۱۷	مدارج ارواح	۱۷	بیان نظر ظاهری
۹	منع انکار عرفا	۱۸	کونینم کونینم	۱۸	صفت عالم ارواح	۱۸	سلسله ایجا و عالم
۱۰	هستی باریت	۱۹	کونینم کونینم	۱۹	ف م ارواح	۱۹	تشیخ عالم
۱۱	جمله اکوان	۲۰	کونینم کونینم	۲۰	مقول مجرده	۲۰	ادوار نفوس عالم
۱۲	صفت عالم اجسام	۲۱	کونینم کونینم	۲۱	نفوس مجرده	۲۱	پیدایش نفوس و نفوس مجرده
۱۳	کون اول عربی قائم	۲۲	کونینم کونینم	۲۲	نفوس منطبعة	۲۲	ثبوت الوهیت
۱۴	کون دوم انسان	۲۳	کونینم کونینم	۲۳	ارواح سده	۲۳	فائده سوازه
۱۵	کون سوم جن	۲۴	کونینم کونینم	۲۴	بیان تخم	۲۴	فائده و سب
۱۶	کون چهارم ملائکه	۲۵	کونینم کونینم	۲۵	بیان خون دینی	۲۵	بیان آخرت
۱۷	کون پنجم حیوان	۲۶	کونینم کونینم	۲۶	بیان عفونت مرکبه	۲۶	مظالم علمی و علمی
۱۸	کون ششم نبات	۲۷	کونینم کونینم	۲۷	پیدایش موالید شد	۲۷	بیان الوهیت
۱۹	کون هفتم جماد	۲۸	کونینم کونینم	۲۸	بیان حیرت	۲۸	بیان و دوت
۲۰	کون هشتم کره ارض	۲۹	کونینم کونینم	۲۹	قرب افق جسمی و روحی	۲۹	گنج مخفی
۲۱	کون نهم کره آب	۳۰	کونینم کونینم	۳۰	مردگی جسم روح	۳۰	خاتمه

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَبْنَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ

بعون اللہ و احد الذات کثیر الصفات الی موجود مع اسماء المشتبہ بالفعال

المنزہۃ بالقوہ این عجاہ معالہ جقائق حق و معارف قاین خداداد المستبہ

جامع المنظر



منحی الجواہر

تالیف جامع شریعت و طریقت دانا ذو العقل النفس نبیای ذوالعین آفاق

مالوہ وآلہ الہ حضرت شاہ محمد عبداللہ مسافر قادیان کے مجدد و مہتمم فیوضات

در مطبعہ پچیشا و قریہ حیدر آباد دکن مطبوعہ

بسم الله الرحمن الرحيم

ای ذات تو وحدت الوجود است
 تو اصل همه فروع ما ایم
 ای اقل ما و احقر ما
 باطل تو ایم رب اغفر
 لک آدمی ای خدا ای عالم
 در آینه جمال احسد
 کامل انسان چو آمد حسد
 وحدت که کنند جبهت و جوش
 سراج محمدیت وحدت
 اما که بود پیر و دانش

در عین شادمان شهود است
 تو مرجع ما رجوع ما ایم
 و بے باطن ما و ظاهر ما
 مومن اگر ایم خواه کافر
 احمد چو هزار و احد آدم
 بینی و نمایی صورت خود
 در خالق و خلق بر رخ آمد
 پیغامبران هم آرزویش
 و رنمای و رافقط و رفعت
 رحمت بهر در و درویش

«مؤمن مرآة المؤمن»

«انما نفعنا من الله»

مدح سالک سالک شریعت و طریقت واقف موقف معرفت و حقیقت حجت الیقین
 المصطفویہ برہان الاول المجید شیخ الشایخ سلطان العرفاء الراسخ ہادی امام مہبط العالم
 قطب و دران جافظ قرآن مولانا مرشدنا حضرت سید عبداللطیف شاہ محی الدین قادرا نقوی بلوچی

کیا اسکی فضیلتیں کہوں میں
 روشن جو کیا صنیر میرا
 کی قلب کو بدست آسمانی
 بجزید دکھائی ہے فنا کی
 تولید و ولادت او ہے ثانی
 الحق ہمہ اوست ہے خدائی
 ہے ایک کبھی کبھی جدا ہے
 بھی مرشد جملہ میر جملہ
 شہ محی دین دستگیر میرا
 باطن کا و قیصر رس مدقق
 عرفاؤں میں عارف زمام
 سلطان مشائخ عالم
 دروایہ وجود موجود
 ہرگز بہ خدا نہیں جدا ہے

مرشد یہ تصدیق اپنے ہون میں
 تھا نور خدا وہ پیر میرا
 اس مہر کی دزدی مہربانی
 توحید مجھے بتانا کی
 وہ جو تھی حیات جاودانی
 بتلانی خودی سے دے زنی
 بندہ بندہ خدا خدا ہے
 بالجلد وہ پیر پیر جملہ
 تھا پیر و نگاہ پیر میرا
 ظاہر کے علوم کا محقق
 تھا شیخ شیوخ وہ یگانہ
 شاہوں میں وہ شاہ ہو مقدم
 وہ قطب مدار عالم بود
 گوشتی دل میں نا خدا ہے

ہے جس سے جواہر الحقائق
 ہر تبدی جس سے منتہی ہو
 یہ نسخہ اسی سے منتخب ہے
 یہ نسخہ ہے محض جواہر
 جو لوگ کہ طالب خدین
 ناما فارسی علم انہیں نہ تازی
 باشرع رہیں نہ بدعتی ہوں
 دیون کے لئے لکھا ہے سین
 نے ستہ تنزلات میں کل
 اکوان تمام اسمیں مذکور
 تا شوق ہو ذوق معرفت کا
 ہندی ہے اگرچہ نظم مری
 کیون کر کے کتاب پریت آتے
 مشاق اگرچہ ہے کیمینہ
 کر نعمت حق بہ خود تصور
 مرثکے طفیل سے ہونامی
 ہے باعث فخر وہ قتالہ

حقانی معارف الدقایق
 بھی حبیبہ حق ہو سکلکون
 نادر ہے بطرز نو عجب ہے
 موسوم بہ جامع المنظر ۱۲۹۱
 جو یان حق و رو ہداہن ہم
 ہو عقل رسا و پاک بازی
 الحاد سے دور سنتی ہوں
 حق حق کچھ کچھ بکا ہے سین
 از روئے مراتب تنزل
 بھی کل مظاہرات مسطور
 پیدا انہیں اور عشق مولے
 معلوم نہ ہو بقول بحری
 جب تنگ نہ ہو گز کو می ست و
 رکھتا ہے جواہری خیرینہ
 کرتا ہے بیان وہ بے تکبر
 رکھتا ہے قتالہ غلامی
 دیتا ہے اُسے بیان حوالہ

خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الولیہ الصلوة والخیر بنیہ وآلہ وصحابہ الکرام الذین للناس فی دار السلام ابابعد
 چون سید ازلی وابدی صالح متقی جامع شریعت و طریقت و حاوی علم و معرفت
 شایع رب اللہ شاق و فقہ اللہ سبحا وایمانا رضائے کہ در ظاہر وی شعار فقر و
 باطن وی انوار محبت حق محسوس مشہود بود و اجازت سلسلہ علیہ قادریہ ازین فقیر
 بحکم ظن طلب فرمود فقیر بس استخاره و توجہ تعلیم طریقتہ قادریہ کہ از مطلع انوار الہی منبع اسرار نامناہی
 و بسط طریقت ترجان حقیقت قطب الزمان لسان العزیز العالم ربانی و شیخی سیدہ ابو الحسن ابن دور
 ابو یلوری قدس اللہ اسرارہ و اعاد علیہا فیوضاتہ و برکاتہ رسیدہ بود و اورا اجازہ داد و نیز اجازہ دعوت
 و در جمیع سورہ قرآن مجید احادیث مجری علیہ الصلوٰۃ والسلام و حصین جبر و حزب الاعطاف و حزب الشیخ
 و نووی نو و نولم باریک و لایل الخیرات و قصیدہ بردہ و نماز نامی حاجاد قول الجیل و جواب السلوک او سطر
 اجازہ استخارہ شریعت و شمس طریقت و حقیقت است و بنکار بجانب حق جل مجدہ کشد و از نوم لائے نمیشد
 و بعد از شومان و عیب چینی عیب چینیان حراسہ اتفاقات کند و مشغول کار خود باد و السوسن اللہ سبحا
 ان یعصم عما لایلیق و یحفظ عما لاینبغی و ان ینت علی تائبہ سید المرسلین علیہم السلام و الصلوٰۃ افضلها
 من التیمات کملہا مرقوم عشرہ صفر نہ شبہ شمسہ ہجری ۱۰۱۰
 الہم بارک فی خلافتہ و اثر فی اجازتہ و جب دعوتہ و اعظم ما و بخت حدیث محمدی و آلہ و صحبہ
 بر محمدک یا ارحم الراحمین محمد بن الدین عفا اللہ عنہ



کیا چہ نہ ہونین کہ پیر سیرا
 گرفتہ تاج سے سرفراز
 مرشد کے طیفن سے یہ لاشہ
 بالجلہ یہ فضل ہے خدا کا
 بوڑھا ہوں مگر نہ پیر ہونین
 سب پیر میں میں مرید سب کا
 پیری کو ضرور میں کمالات
 پر مجھ میں نہیں کمال کچھ ہے
 یہ آخر تیر دین صدی ہے
 رسمی ہے مریدی اور پیری
 پیران چہ پرند بے پرو بال
 یار و نہ پیر سے تم تھا ہو
 میں نے جو لکھا ہے واجب ہے
 تعلیم نہیں ہے یہ قلم سے
 مالم لعلم کا یہ سبق ہے

از بکہ ہو دستگیر سیرا
 فرمایا یہ خسر قہ مجھ کو متاز
 مشہور بے شے جہانین ہے
 صدقہ جو ہے حضرت بڑا کا
 پامال نہ دستگیر ہوں میں
 سر پر رکھتا ہوں تاج ادب کا
 علم و عمل اور اور حالات
 نے قال مجھے نہ حال کچھ ہے
 لوگو میں خدائیں خودی ہے
 پابند شکم ہے دستگیری
 پر تباب و ہند بال گو بال
 اخوان صفا سے تم صفا ہو
 و تابی ہے فیض و ابھی ہے
 تلقین ہوئی مجھے قدم سے
 مانویارو یہ بات حق ہے

تذہب

اسکو محک امتحان کی کمی ہے

اللہ نے عقل سکود دی ہے

<p>کہتے ہیں کہ عقل عین دین ہے ظاہر کے علوم سارے نقلی بس عقلی علوم عقل میں ہیں بانی میں اگر مرے ہو مابہی گرامرے خدا حرام ہووے معتقد سے اگر ہو گوز صادر جو مسئلہ جبر و تدبر کا ہے ایسے کئی اور ہیں سائل ہیں دو نوع علوم حق بلا شک جامع رہو دو کے دریاں معقول کو جو نہ مانتا ہو نہ عقل سے اسکو کام کچھ ہے توفیق الہی حسیہ کی دے</p>	<p>بے عقل کو دین کچھ نہیں ہے باطن کے علوم سب ہیں عقلی نقلی کو اگرچہ ہم نہیں پائیں وہ شرع سے منع ہے کما ہی پرفوج حلال کام ہووے ہے اسکے وضو میں عقل قاصر وہ عقل کے پاس حذر کا ہے غافل جن میں مجیب و سائل پرست کر و خستہ دار تم یک کھو عقل کو مت بنو دیوانے کیا باطنی علم جانتا ہو عقل و نون میں اسکا نام مجھ ہے سب دون کو سوائے غیر کی دے</p>
--	---

مناجات بدر کاہ قاضی الحاجات

<p>اللہ عنسی تری گواہی ناروح میں زور تین میں بل ہے جہنہ کا ترے ہے آرزو مند</p>	<p>شق فقیر ہے الہی از بس وہ حقیر در عمل ہے کیا جا ہے تیرے ای خداوند</p>
--	---

خوش ہے اسے رابعہ کا کہنا ای خالق ارض والسموات دنیا ترے دشمنوں پہ دمار بھی دین کی نعمتیں ہوں جو جو ناؤ بکھون کسی کبھی پلٹ کر جب تو ہی ملے مجھے تو بس ہے شاق کو یہ بھی ناروا ہے فَعَالُ لَیَا یَرِیدُ تَرَان	دو ہاتھ اٹھا کے دلے چہنا چہتی ہوں یہی ترے سے دزت میں اسکی ہوں نعمتوں سے سزا دے ترے تمام دوستوں کو ناگوری نظر کروں کسی پر ناترے سوا مجھے ہوس ہے فرمایش بندہ بر خدا ہے شاق کو ہے وظیفہ جان
---	---

اصول مذاہب

ہین اصل اصول مذاہب چار مشائی ہے انہیں ایک ٹول وے ذات خدا کو عقل سے پا ہین دوسرے ظاہری کلامی آوردہ احمدی کے قائل اشراقیہ تیسرا ہے فرقہ تابع نہ ہوے کسی نبی کے ہین چارویں آفتاب لایع	جو ذات خدا پہ لائے اقرار باطن کو جو ظاہر می پہ چھو تابع نہ کسی نبی کے ہوائے جو دین محسندی میں نامی ظاہر کطیف بہت ہین مائل جو پائے خدا کو ہین بے شرف رہبانانی طریق پر ہی گذرے جو باطنی ظاہری کے جامع
---	--

<p>نہ تھے ہیں وہ علم کو ظاہر پر گندہ اگرچہ ہیں بظاہر مردان خدایہ از ہزار ہند دارند مدام ہوشش بر دم خلوت مع انجمن نمایند نام لعلیم سے خفیہ ماہر باطن میں بحق میں جسمع خاطر مشغول بکار و دل بیارند شازا نظریت بر قدم ہم سیر و سفر وطن نمایند</p>	
--	--

ایضاً لاحد

<p>اناکہ ربودہ استند در منزل درو بستہ پائند چالاک روند پس بیک گام فانی ز خود و بدوست باقی این طائفہ اند اہل توحید از عہد الست باز مستند ور وادن جان کشا وہ دستند از بومی حدودت باز حبستند این طریفہ کہ نیستند و ہستند باقی ہمہ خویشتن پرستند</p>	
--	--

فایہ

<p>اے بھائی سمجھ کہ علم دو ہیں یک علم معاملہ ہے ظاہر گر فقہ فقط کوئی پڑھا ہو بے فقہ جو صوفی ہو وہ لک بڑھ فقہ جو کوئی صوفی ہو گا دارین کی خوبیوں کو جو ہیں باطن کا مکاشفہ ہے آخر وہ طبل تھی میرے خدا زندیق ہے وہ بقول مالک کہتے ہیں محقق اس کو عرفا</p>	
--	--

اے بہائی چل اب ہوشا صوفی	لا یوفون کی طرح مت ہو کوئی
کچے صوفی ہن یکے ٹھ	پکے یکے بڑے موحد
خود عبد الست کو وفا کر	اُمید قلب کو صفا کر
اخلاق شیعہ فقہ کا ہے	صوفی کو حصول خود فنا ہے

فایں

ای بھائی چل اب خودی فنا کر	ملعون ہوت کبھی انما کریم
فانی فی اللہ ہو باقی باللہ	حقانی بہ حق ہواے حق اکاہ
مئے تصوف اے نکو دلت	مرنا جینا خدا کے ہے سات
مارے ہے ترے تہ کو رحاں	اپنے سے جلاوے پھر اسی آن
یہ مرنا بخود خدا سے جیتا	وجدانی یہی ہے علم سینا
پس علم تصوف اصل دین ہے	حکے لئے فرض سفر چین ہے
زینہار نکرتو شرک زینہار	شرک کو ہے دکھ کی کل بڑی مار
اقسام سے شرک کی ہیں اقسام	ہے شرک صفات کا بد انجام
پر بدترین شرک ذات کا ہے	اشرک بنے یہ شرک گھات کا ہے
ہستی کا شرک سب سے بدتر	اعظم ہے وہ اشراک اور افسر

نتیجہ

اے مرد خدا کے دوستوں	از بہر خدا نہ دشمنی کر
----------------------	------------------------

<p> ورنہ بے بنی ہن وسے مددگا پیرو تھے بنی کے اندرین با سعود کے بیٹے بوہریرہ تھے باطنی علم پر سہ سالک کی تابع تابعین یقین میں باطن سے ہوئے تمام حق جو مردان خدا میں سارے ابرا </p>	<p> مت رکھ کبھی صوفی سے انکار مخصوص بنی کے چارون اچھا سلمان یعوب بھی حذیفہ عبد اللہ انس جو ابن مالک کی صوفیہ اور تابعین میں خاصان خدا ہوئے ہیں جو جو کس کس یہ کرے گا یاد انکار </p>
---	---

تنبیہ

<p> عاشق مشوق سے بلک جائیں اول کی طرف شروع ہووین ہم تو نہ سوار ہیں نہ پیدل ناجت نہ رہ نہ منزل دیار کس سے پوچھیں نہ ہے کوئی خبر نا دیگر و دوسرا کوئی ہے باطن ہے وہی وہی ہے ظاہر بیٹھے ہی کیا کریں نظر را رانی مرنی ہو ایک دیگر </p>	<p> اے بجائی جل اب خدا تلک جائیں مرجع ہے وہی رجوع ہووین ہے یہ تو غلط کہاں ہوہل جل اڑنے کو نہ پکھ نہ پائے رقتا بھر جائیں کدھر کہاں کریں سیر جو کچھ ہے وہی وہی وہی ہے اول ہے وہی وہی ہے آخر ہے آئینہ آئینہ بمارا یہ بھی ہے دونی جدائی کا گھر </p>
--	---

کون اسکے سوا ہے مرنی	حاصل ہو بیانِ رایتِ ربی
و وجہ تہن اسکے اسی خدا جو	بندیکو ہے سب سے رابطہ جو
ترتیب بہ سلسلہ ہے دیگر	جذبہ ہے خدا سے یک مقرر
داخل رہن اپنے اعلیٰ گھر کے	ستری ستری عروج کر کے

بیانِ جملہ اکوان

اس رنر کو جو جناس ہے	اے بھائی سمجھ اگر سمجھ ہے
کل کون ہن جس کے پس پر اٹ	کیا خوب ہے یہ خدای کا ٹھاٹ
بعد اسکے طبیعت اور جو ہر	ہے عقل کل اور نفس دیگر
جز بخت نہ کو حکش جہ پر سی	جسم کل و شکل و عرش و کرسی
پھر پنج منازل و زحل پس	ہے نیچے اسی کے فلک اطلس
زہرہ و عطارد و قمر ہی	پھر شتری مریخ اور خور ہے
پھر خاک و حجاب و نبت و حیوان	پس کرہ نار و باد و باران
پس جامع منظہرات اکوان	سفلی ملک اور جن و نہان
ارواح و مثال اور جہام	اکوان کے تین ہن کل تمام
الباد و ثلاثہ جسکے ہے ساتھ	ہے عالم جسم اولیات
اجہام بھی انکے دریان سب	مرکز سے زمین کے تا محب

صفتِ عالمِ اجہام

محسوس جو بالحواس ہیں
تبعیضی و تجزیہ کے قابل
ہی خرقیت الیہام پادین
ظلمانی ہو جسم یا ہو نوری
انسان سے عقل تک میں کون

ترکیب کثیف سے مرکب
بہی صفت و غرق کے مقابل
و سے عالم حسی نام پادین
اجسام میں کل جسم صوری
تا عرش میں جسم صوری اجا

کون اول عروجی



اثر و عروج اول ای جان

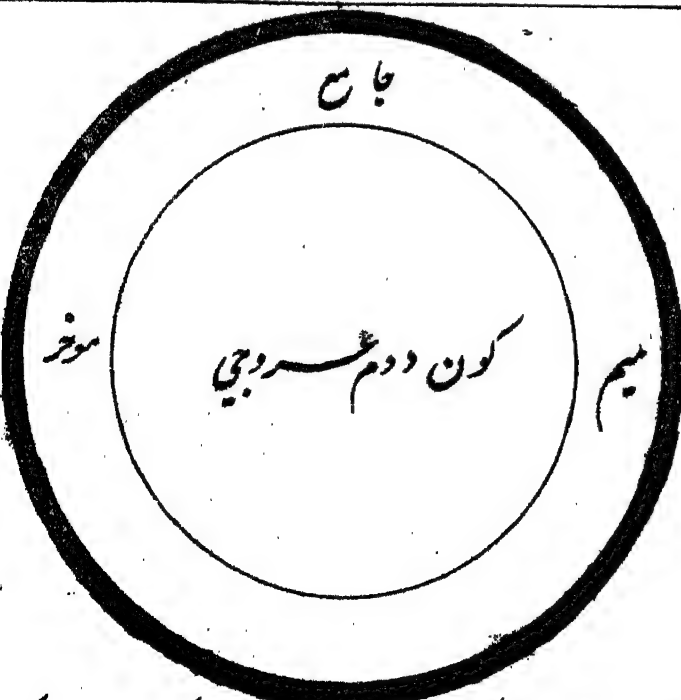
ہے حضرت کون کاملان

لے جانے کہ چہ بین
تین چہ بین میں روح
مثال جسم جسم
روح ہونہ مثال روح
آپس جسم و روح
اس لئے اس لئے
بین روح و جسم
موجود ہوتا ہے
جسم میں الفاظ و اعضا
مثلاً سینہ و کمر و پاؤں
میں جان و غیہ
فراوان اوصاف معلوم
ہوئے ہیں اور ان میں
بافعل خد و مستور ہیں
اور کثرت باقوت ہیں
بلکہ نامی خدائی اور ہیں
جوہر کی کہ چہ بین
میں چہ بین
تا چہ بین

خورشید سماء کل کا لامع ۴
 آئینہ جمال کبریا کا
 پس شخص خدا و عکس حضرت
 جس ذات یہ ختمیت ختم ہے
 اسم اچکا ہے رنیع درجہ
 بھی موجد عرف و اد کا ہے
 اجمالی مراتب اس کو دینے
 حضرت برزخ ہن درمیت
 ہن قابل حضرتین انسان

نہ "مقامی" نہ "مقامی"

ہے سارے مظاہر و کما جمیع
 محبوب و حبیب خدا کا ۴
 کیا عاشقی ہے و معشوقیت
 بالجلہ وہ مظہر اتم ہے
 موجد ہے مرتبی کمالات
 موجد و مرتبی رشتہ ہے
 متوجہ ہے اسم وہ خدا ہے
 اسماء الہی کو نیہ کے
 بھی جامع حضرتین پچان



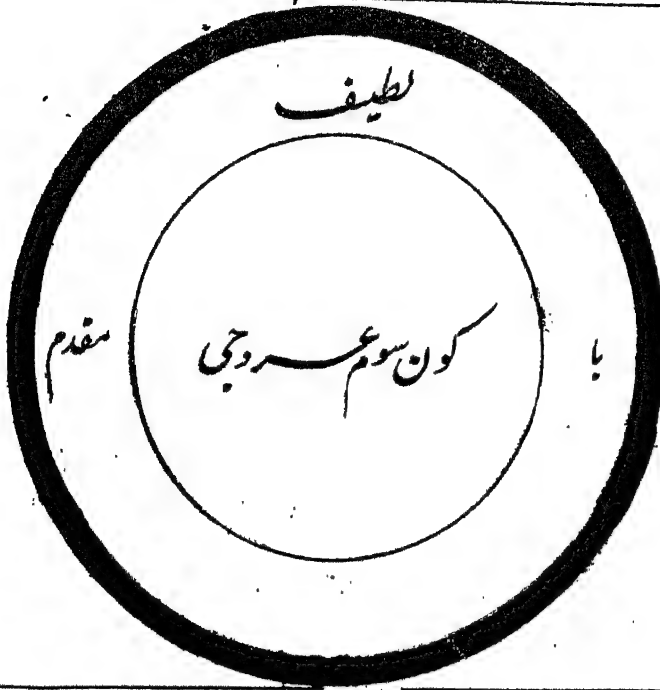
انسان کو سبھی دوسرا کون ۴ | ہے اسکے سوا بدوسرا کون

اسم جامع ہے موجد کا
 بنی موجد حرف میم پر
 جامع جو ہے اسم رب الانسا
 اسماء الہیہ کے اسرار
 عالم یہ تمام شخص یکے
 تو چشم جہان وہ جب اُجالا
 اعیان تہی مثال صاف تھی
 کردہ بیان تو پہلے کنت کثر
 اعیان کو مثال تثنیہ کر
 اس عکس جہان کو چشم انسان
 تو چشم جہان وہ نور دین
 انسان ہے جہان جہان ہی انسان
 اللہ جو اسم ذات کا ہے
 انسان ہے منظر اسکا ایسے
 خالق نے نمونے اپنے دیکر
 جو عارف حق ہوا ہے پس
 مسراج نبی بقول ملّا

پہلو سے ہے جب کے ماما حوا
 ہے موجد من نزل موحی
 وہ جمیع کرے باؤم امی جان
 اکوانی حقایقون کے انوار
 انسان اُسے گویا مرد یکے
 مردم میں خود آخوذی سنبھلا
 رقص اس پر ہوا ہے راز مخفی
 حاصل کرے تا تو سر مخزن
 عکس اسکا جہان معائنہ کر
 اس چشم کے بیچ شخص نہیا
 درویدہ خدا خدائی دین
 کیا عمدہ بیان ہی خوب کردیا
 جامع وہ جمیع بات کا ہے
 جمع اسمین ہیں جب تو کل
 آدم کو بنایا اپنے ڈھب پر
 افلاک کو وہ بغل میں مار
 افلاک یا عرش ہے معلّا

سرد گوید مراجع پر سی

احمد کے بغل ہین عرش و کرسی



جنون کا بیان ہے اب یہاں
موجد بحرِ مریّی اور جن کا
بہی موجد منزلِ مقدم
جنون کو کیا ہے منہ پیدا
ایک مثال سرسبز ہے
ثابت ہے کہ مارج و من نار
ہے انکے خیال کو بہت بل
اقام کی حسی سکت ہے
پانی کو بیابان اگ بہر کا میں

اے بیانی سُن اب تو گوش جان
خاص اسمِ لطیف حق تعالیٰ
ہے موجد حرفِ بانی سوم
قرآن میں کہا ہے حق تعالیٰ
جنون کا بہ لطیف تر ہے
ناری ہے جہد تو مت کر انکار
جس شکل سے چاہن ہوں شکل
کہا نامِ پندِ جامعیت ہے
جہازِ رون کو گرا میں سنگِ لڑکائیں

۱۶۰ نوری نزلِ زمینی
۱۶۱ وفاقِ جانِ جانِ جانِ جان

ابلیس ریس سحر بد انجام

مکرو حیل اور انکا ہے کام



۱۵۰ تمہی منزل نور ہے سار

اوصاف میں انکے ساتھ چو
موجد و مربی ملک ہے
بھی منزل سعادت کا ہے آقا
جن آدمی آگے لکے ہیں پست
بھی عرش سے فرش جاوین ہیں
انہیں نہیں ماوہ اور نرے
کاموں سے ہوں جکے خلق حیر
با امر خدا ہیں سب مکلف
نا ان سے خطاب و صادر کیا

ای بہای ملک صفات ہو جا
جو اسم قوی خدا کا یک ہے
موجد ہے وہ اور حرف فکا
میں سارے ملاک زبردست
وے شرق سے غرب الکیلین
ہر عقل بہت نہ خواب و خورجی
یک پلین کریں جب انکو ویران
جنوں سے بھی میں لطیف و لطف
معصوم میں تالبدار سرما

عالم کی ہو سر برائی ان سے
 جبرئیل نے قوم لوط کی بار
 دن شکر آسمان کو بھڑا
 جس شکل سے چاہیں و نظر آ
 نوری میں سب کچھ مستی
 ماعسل و مذنو کی انکو حاجت
 ہر ہر کو ہے ایک کام مخصوص
 تابع و مطیع ہیں خدا کے
 میک سے بھی اندرین خدائی
 جوئے حضرت عزرائیل نامی
 بھی نہیں ایک لامع النور
 دو تین چہار پانچ چھ سات
 جوئے کاتب و غفر و موالید
 افلاک و ستار و فوج ای یار
 دوستی ملک میں یک مجہد
 بن دو سر مادی فرشتے
 گنتی انکی خدا ہی جانے

نظم و نسخ و صفائی ان سے
 پلٹھا کے زمین پر دے ما
 قطعات زمین کے اجاں
 سد و دور و نگر گھر میں گھس جاتیں
 رکھیں نہ عوارضات جسمی
 نابول و براز کی ضرورت
 منزل رتبہ مقام مخصوص
 جون روح کے ہیں مطیع اعف
 ہوتی ہے جہان کی سر برائی
 میں روح کی قبض کو گرامی
 تنویر کو خلق کی ہے مامور
 دین خلق کی سر برائی و تراث
 شش جہت و حواس سامعہ و
 بھی ہشت فراج و خلد و رکاب
 نوری علوی میں دے محمد
 جوئے منطبقہ سے ہیں سر
 دانے میں یہاں سبھی دیوانے

نسخہ از امام
 دہلوی



۱۲۲ دن تہی نزل

ست و ہسم کر اس سانکو رکھ یا
ہے اسم مدل مرتی اسکا
بھی سعد و سعد کا مرتی
ذالناہسم کہا ہے رحمان
بعضوں کو کرین غذا منقسم
انسان کو عقل قسم کا ہے
دشمن سمجھ اسکو و ہسم لیک
خود عقل سے شخص پرکے ہیں
حرکت کرین اور بالا راوت
باہرین قیاس کے مکر غور

اسے معدن عقل آدمی زاد
جیوان کا بیان اسے آیا
ہے موجد ذال اسم وہی
ای بھائی سمجھ کہ حکم قرآن
بعضوں پہ سواریاں کرین ہم
جیوان کو غلبہ و ہسم کا ہے
لڑتا ہے بیٹر عکس کو دیکھ
اس عکس کو غور کر کے انسان
رکھتے ہیں و ماؤ بی ولادت
برہمی کبری ہوئی ہیں اور



سعد و حشا

ای بھائی سُن اب بنا گئی بات
رزاق ہے اسم موجود اسکا
بھی موجود ہے بلعِ کامل
بند و کج لئے ہیں کل نیات
رزاقی ظہور ہے تمامی
بیدایش رزق غصری ہے
ہر ایک کو رزق ہے مقدر
اتفاق میں جسطرف کہ توجائے
تو رزق کا جسطرح ہے شایق
راضی برضا ہو اپنی قسمت

ہر اصل نبات گھانس اور پت
بھی موجود حرف ثانی سیجا
تو یسویں جو عتسری نزل
میوے بھی اناج گھانس اور پت
عالم میں جو ہے نمونی نامی
بند و کج بھلی نہیں برمی ہے
لقہ یر بموجب اے برادر
وہ دوڑ کے رو بر ورائے
ہے رزق بھی سطرچ سے فانی
رزاق ہے اضطرابی کرمیت



لے کر تیسرے منزل میں نہائی

بعد آدمیت ہوئی زیادتی
خود اسم عزیز سے ہویدا
بھی اسم وہی مرئی ظا
با ویسویں قسری منزل اکی
اور اس سے یہاں مراو کیا
جب سنگ پہ جھومی سالہا سال
قدرت خدا کی عود ہویدا
کل اسم عزیز کے مظاہر
ارائش تن بے دل کو فرست
علت بھی وہ جو نہائی کی ہو

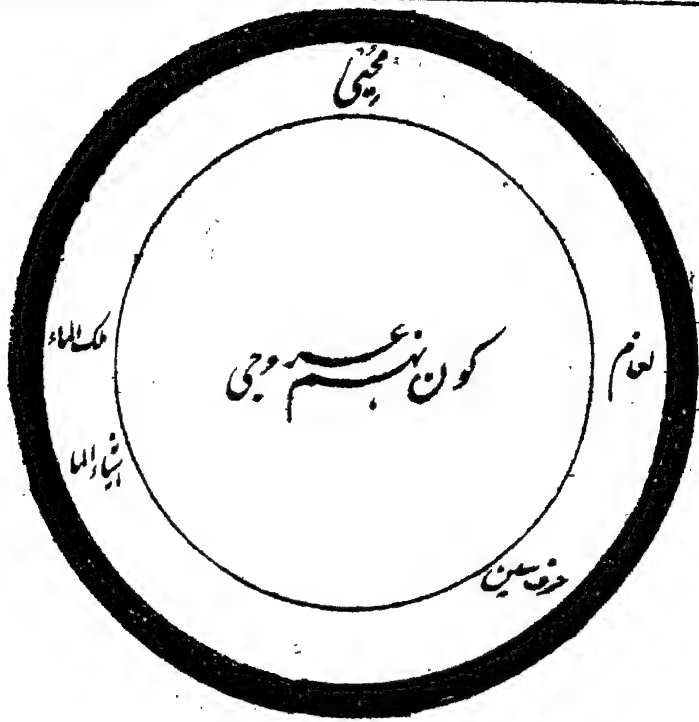
اے بہائی تو پہلے تباہ جادی
خانی نے کیا جاو پیدا
ہی اسم عزیز موجود اسکا
سید ذابح کا بھی مرئی
اے بھائی سمجھو کیا دیکھو
کہتے ہیں کہ آفتاب کی جھال
ہوتا ہے اسی سے لعل پیدا
بالجملہ حب و ہن جو ہر
جانو کہ جاو ہے غنیمت
پس وجہ وہی غنائی کی ہو



اسے بھائی تو ساکن زمین ہے
 اس کرہ ارض کا مربی
 موجود ہے میت اس ملک کا
 جو کرہ ارض کے بین شیا
 موجود وہی اسم صا و کا ہی
 کہتے ہیں زمین اور پانی
 حکما و ن نے اس طرح سے بولا
 ہے کرہ زمین کا خاک اور گرد
 مردوں کی صفت ہی اسمین بن
 بہتر ہے زمین کے رہنے والے

اسے زمین کا نسل و نسل

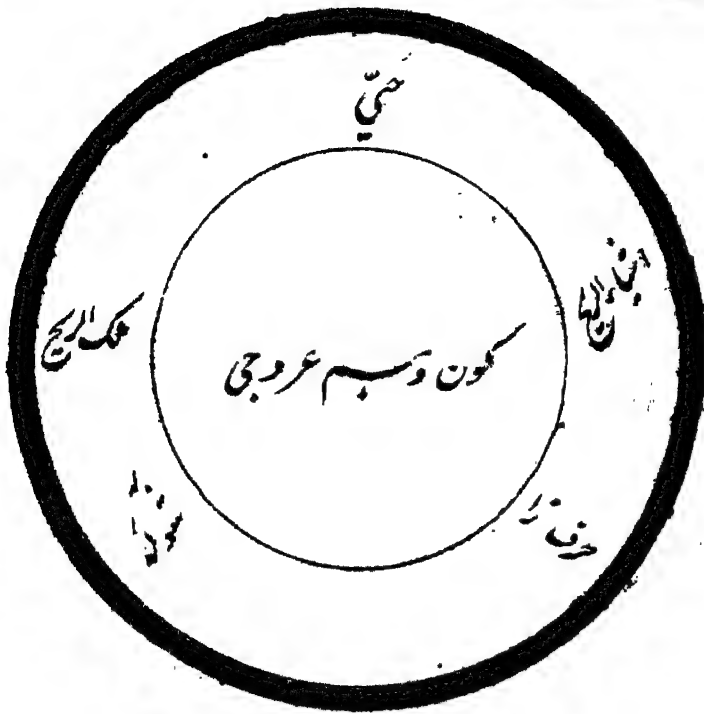
پر سایر عرش بھی یقین ہی
 ہے خاص میت اسم ربی
 جو کرہ ارض کا ہے آقا
 ہی اسم میت موجود انکا
 بلدے کا بھی موجود مربی
 یک کرہ ہسٹم بے گرافی
 ہے کرہ زمین کا ایک گولا
 خشک اسکی طبیعت اور سرد
 ہے جب تو وہ مرد گول کا مٹن
 جیتے نہیں مستدام رہتے



سے "وہی نہ بسم مچی"

جو کرۂ خاک پر ہے دریاب
پیدا ہوئے جس سے کل شیا
اور اسکے ملک کا ہی حق آقا
ہے موجب سین مہلہ بھی
بند و ن کی طرف جو عائد ہیں
جتنا نہ کوئی مکیں مکان میں
پانی سے رطوبت اس میں جاری
اور اسکی سبب عفو تین دور
بے آب کہان ہوشا وانی
کر اور کتب سے اسکی تفصیل

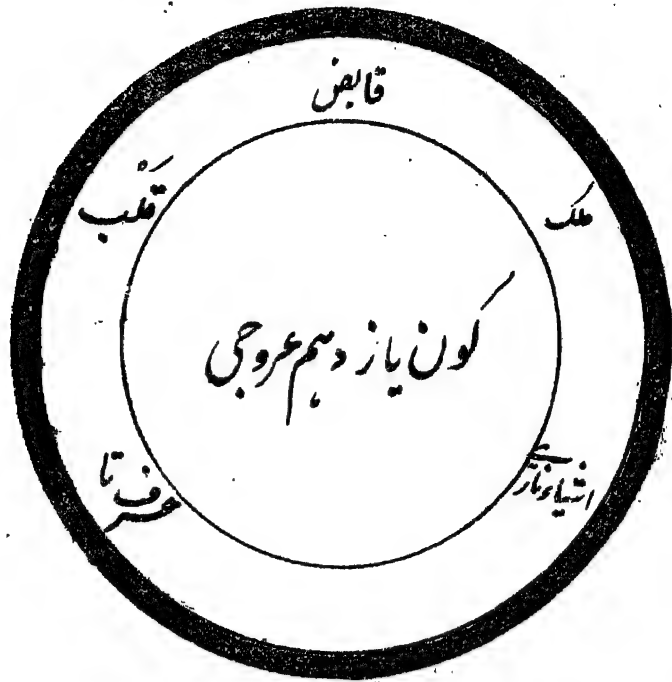
بے کون نہ بسم یہ کرۂ آب
خالق نے کیا ہے آب پیدا
ہے مچی مرنی موجب اسکا
موجب ہے لغام کا وہ مچی
پانی کے بہت سے فائدے ہیں
پانی بہن ہو تا اگر جہان میں
ہی جبکہ زمین خشک ساری
پانی سے ہو کل کثافتیں دور
بے زندگی زندگیاں کو پانی
پانی کی بہت بڑی ہے تفصیل



نہ ورنہ زندگی

ای سیائی خدا کی ہے خدا
موجد ہے خود اسم خنی ہو
اشیاء ہوائی کا مربی
زندگی ہو اسے زندگی ہی
آوازوں کی طرح اور نغمات
محبوس اگر ہوا ہو اسے یا
ہیں فائدے باد کے زیادے
حیوان و نبات بیچ حرکات
تجیر و بکار و زلز لے اور
تفصیل ہو کی بھی بہت ہے

ناور ہے یہ عالم ہوائی
بھی موجب شولہ اور زاکا
اور اسکے ملک کا موجد وہی
بر والوں کو بھی پرندگی ہے
موجود ہو وہی سے ہیں قدرت
ہو زندگی زندگن کو و شوار
حرکات ارادی ہیں ہو اسے
سکناں ہی ہوں ہو وہی کے
برسات بھی ہو ہو اسے کر غور
اسکی نہ ہمیں بیان سکتے ہے



یہ تین کردہ گیارہ
خلاق نے کی ہے آگ پیدا
ہے کردہ آتشین ہوا پر
ہے موجد آتش اسم قابض
موجد بھی ہے قلب کا وہی اسم
موجد کل ناری اشیا
افلاک کے قبل من عناصر
آتش کی صفت ہے قبضیت کی
اکثر وہ رطوبتون کو سلگائے
آتش سے بھی فائدے میں بہار

جو نیچے فلک کے ہی نہان ہے
ایسی کہ ہو در و ناگ پیدا
الطفے عناصر و ن سے برتر
بھی اسکے ملک کا اور فایض
بھی موجد حرف تا وہی اسم
اور انکا جو آگ سے ہون پیدا
فرمائے من اس طرح سے ہمار
و ات اسکی ہے احتراقی گلی
اذنا ب و غیرہ کر کے تہلا
بسیار ہی اسکی ہووے زہنا

۱۔ ادب من قرآن فی تفسیر
۲۔ دم دار ستارہ شمس



یہ بارہواں کون آسمان ہے
 ہی اسم صین موجد اسکا
 ہی موجد حرف وال وہ
 موجد ہے وہ اور ابوالبشر کا
 اسماعیل اس مکان کہیں ہے
 وہ ہی اسی آسمان کا سردار
 لوگوں کے تمام کام اور کاج
 پیدا ہی اسی سے ماہ اور سال
 مغرب سے یہ آسمان ازل
 ہر پس پر اٹ دینن یک دور

مردم کی نظر میں جو عیان ہے
 اکھیل کا موجد اور آقا
 دن پیر کا بھی وہی مربی
 اس چرخ کے کوکب قمر کا
 موجد اسکا وہی صین ہے
 اس جاکے ساکنوں کا محتا
 بن اس ہی فلک کے ساتھ کل
 لیل اور ہار ماضی و حال
 مشرق کی طرف کرے ہی پھل
 کرتا ہے یہ آسمان فی الفجر

۱۲
 لے آوین نزل قمری



یہ تیرہوان کون چرخ دوم
موجود ہے وہاں کے کل شی کا
ہی موجود کو کعب و عطار د
عالم کا حساب کل کتاب اور
بھی موجب منزل زبانی
کل اسل قلم کا پڑھنا لکھنا
اس کی طرف تمام منسوب
یوحائیل اس فلک کا مختار
عسی بھی اسی مقام پر ہیں
مغرب سے یہ چرخ شرق کو جاتے

مُحْصِی ہے مری اسکا ہر دم
موجب دین اسکی حضرت عسی
یوحائیل اور بدھ کا موجب
ہی دست قلم میں اسکے فی القو
بھی موجب حرف طاء ہی خطی
اور اور علوم کا بھی سکھنا
احصائی میں اسکے سب موجب
حاکم ہے وہاں کا اور مدار
اور حکم خدا کے منتظر ہیں
ایک سال میں دور پورا کرتے

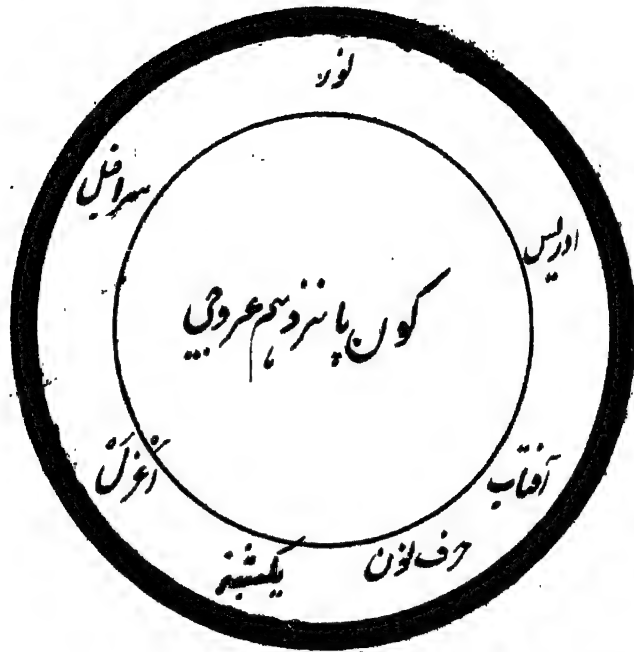


صورت میں حسین نوجوان ہے
 موجد ہے مرقی و مقدر
 بھی موجد عفر اور جمعہ
 بھی ہے وہ مربی اس سرکار کا
 ہے اثر سے اسکے اتکاوی
 ہے اثر سے اسکے درجہ ان
 منوب ہے اُس سے حسن ہر قسم
 باقی جو ہیں انکے حکم پر ہیں

اے بھائی یہ کون چودہواں ہے
 ہے اسم مصور اسکا مظهر
 ہے موجد یوسف اور زہرہ
 موجد ہے وہ اور حرف ر کا
 خوش شکل نباتی یا جامدی
 ہر شکل حسینہ اور مرغوب
 نقاش خدائی ہر وہی اسم
 صورت اس مکان کے ہیں

سے دین میں تشریف فرما

یہ چرخ زغرب شرق کو جائے
 یک سالین پورا دور کراے

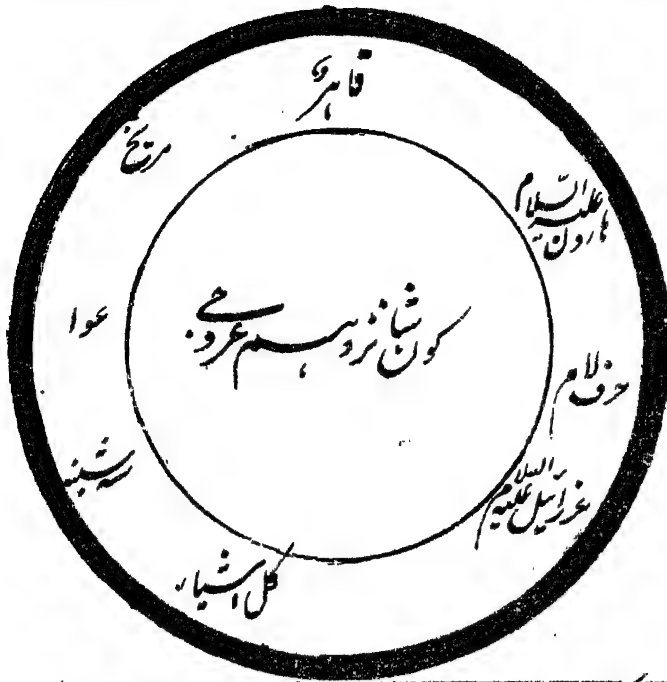


سرخیل و ادریس و نور و آفتاب و حرف نون و یکشنبہ

نورانی سبھی ظہور کا ہے
موجد ہے مرنے ہی سما کا
بہی موجد نون اغزل ای
ہے موجد ادریس اور یقین
موجد انھوں کا پس وہی نور
بھی غیب و شہادت اس سے
ہیں اثر سے اسکے سب نمود
ہر امر کی جسے ہو تکمیل

پندرہوان یہ کون نور کا ہے
وہ نور جو اسے ہم خدا کا
ہے موجد آفتاب و اتوا
وہ اسے موجد سرافیل
اشیا جو ہوں اس کا منظور
ہے موت و حیات اثر اس کا
روحانیہ جو ہو دین اس کا
سرخیل و مانکے ہیں سرافیل

مغرب سے بہ شرق اسکی ہی حال
دور کیو ہوا سکے کامل اک سال



میرنج اسی چرخ کا ہی بخشم
اس کون کا موجد اسم قاهر
سہ شبنہ ولام کا ہے آقا
جو حاکم چرخ ہیں گرامی
قاهر ہے مربی موجد لکھا
ہیں اثر سے اس سما کے کرغوا
مارون کا بھی وہی ہی سکھ
کھلتے ہیں تمام عارفوں

یہ سولوان کون چرخ بخشم
ازرونی مناسبت ہی ظاہر
بھی موجد مارون او عوا
بھی موجد غزیریل نامی
اس چرخ ہو دین جو جوشیا
احراق دماء و حیات اور
ہی مستح و شفا کا وہ ہی معدن
اسرار و علوم اس کے لکیر

۱۳۹ دین قنبر شکر

یہ چرخ بہ شرق غرب کے جاے
دیڑ ایک برس میں دورہ کراے



با حقیقت اپنی کلہاں ہے
 اور انکا وہاں کے جوہوں کا
 بھی موجب ضاد و خشنود
 ہی اسمِ علیم خاص ربی
 ہی اسمِ علیم اے مجتہد
 احیاءِ قلوبِ عالمان ہے
 تاثیر سے اسکے ہن در آفاق
 دور اپنا تمام کر ملٹ اے

یہ کون عروجی مفہد ہم
 ہے اسمِ علیم موجبِ اسکا
 ہی موجبِ شتری و خرفہ
 می کال کا موجبِ در مری
 موسیٰ کا مری اور موجب
 اس چرخکے اثر سے عیان ہے
 بھی رفق و ملائمتی خوش اخلاق
 مغرب سے بہ شرق یہ فلک جائے

دور یکو ہن اسکے دوازده سال
 سرخیل وہاں کے خاص می کال

لکھ ۱۲ اورین قری شری



حوتان اور زحل فری زوال

<p>از روی عروج اٹھاروں اشیا کے وہاں کا بھی ہے ابرہیم اور سبت کا بھی مشکل بھی زحل کی اس سے حل معمور وغیرہ اس سے ہن ب طاعات بدل بدل فرام جو منزل گیارہین ہی پچان جریل میں ان تمام کے سر</p>	<p>یہ کون جو ہستم آسمان ہے اس پنج کا موجد اسم رب ہے جریل کا بھی وہی مربی اور اسم وہ موجد زحل ہے بھی موجد سدرہ عروجی رب ہوتے ہیں جہان فرشتے با ہم بھی موجد حرف یا و حوتان میں جو ہوتا ایک اس سبب</p>
---	---

سی سال میں یہ فلک کرے دور
مغرب سے چلے بہ شرقی کر غور



عربی میں نازل قرآن نزل ہوا

آیا کئی کر کے طی مراحل
 حب کو کہیں کر سی بعض حکما
 بھی نشین کا موجد اور آقا
 بھی اسکے کو اکبوں کا آقا
 مشرق کی طرف سے پھٹا ہے
 کرتا ہے یہ آسمان کر عوڑ
 ہوں جا بہشت و جنت پاک
 ہو جاے جہنم آگ بھر کے
 مذکور بیان یہ پھر مت کر

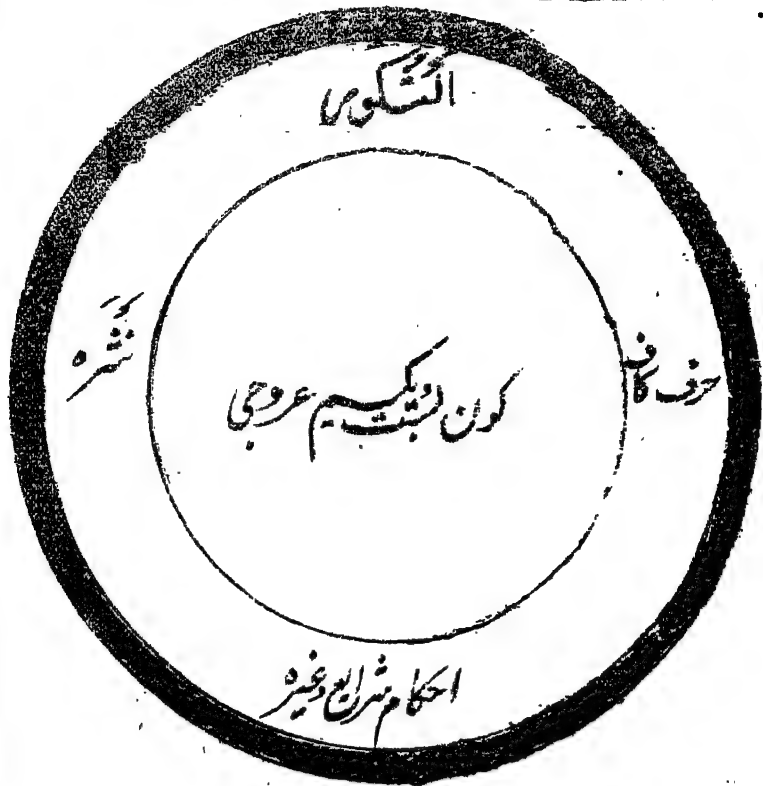
یہ کون ہے صاحب منازل
 ہے مقدر اسم موجد اسکا
 موجد ہے وہ جہنم الاسد کا
 جو ہے وہ آٹ جنتوں کا
 مغرب کے طرف سے یہ فلک جا
 چھین نزار سال یک دور
 کل شکر روز قتل افلاک
 تا مرکز خاک آسمان سے
 اس چرخے فائدے ہیں اکثر



ای بیانی یہ کون ہے پر وہی
 کہتے ہیں اس کو فلک اطلس
 ہے اسم غنی مرئی اسکا
 کوکب ہنن ایک اس فلک پر
 شفاف ہے جسم اس فلک کا
 ہیں دو اوردہ برج یک بیک ہے
 ہے برج حل و ثور و جوزا
 میزان عقرب ہے عقرنی طور
 یہ برج زغرب شرقلو جائے
 ای کرشی نشین مہفت فلک

وین تزلزل تزلزل

تعداد میں بیوان عروجی
 اسم اسکا غنی و ہر ہے بس
 بھی طرفہ و جیم کا ہے آقا
 کہتے ہیں کہ برج میں مقرب
 ہے آئینہ پر و اس جھلک کا
 ہر برج پہ ایک ایک ملک ہے
 سلطان اسد اور سنبلیا
 بھی قوس و جدی ہی دلو و حوت
 و زرات میں ایک دور اگر اسے
 پر خیز چہ یہ مرکب خاک



ای سیائی سن اب بیان کرے گی
وہ گھیری تمام خلق کو ہے
کرسی وہ ہی شدیر و اعظم
خالق نے کیا جس کو پیدا
کرسی نہیں ہوتی گر جہان میں
کرسی سمجھ اک وسیع میدان
ہی اسے شکور موجب اس کا
بھی موجد حرف کاف وہ ہے
احکام شریعتوں کا مبداء
کچھ اس میں نہیں ہی حرکت و دوا

اکیسواں کون ہی عروجی
پیدا میں اس کی خلق و ہر شے
بر صورت عرش و اصل عالم
عالم کے لئے فقط ہو پیدا
ہوتی نہ تھی کوئی شے جہان میں
کل خلق انگھوئی اسکے دریا
بھی اس کا مرتبی اور آقا
نذرہ کا مرتبی صاف وہ ہے
کرسی ہے اسی سے میں پیدا
قایم میں وہاں ملائکہ اور



با ویوان کون ہے موحل
 کل جسمون کو ہے اسی نے گھرا
 سب اسکے محاط میں معتد
 بھی موجب حرف قاف کر غور
 محسوس ہو مثل یک انگھوٹھی
 فرمان اگر چہ یون ہوا ہے
 ویسا ہی ہر اک کے ساتھ چلا
 باطن بھی وہی ہے اول آخر
 یکسان ہے وہ لامکان ممکن

امی صاحب فرش عرش برجل
 ہے اسم محیط موجب اسکا
 ناحیہ کوئی محیط اس پر
 موجب ہے ذِرَاع کا محیط اور
 میدان میں عرش کے وہ کرسی
 رجمان علی عرش استوا ہی
 جس طرح کہ عرش پر رجمان
 ظاہر ہے خدا خدا ہے ظاہر
 ہے بے کم و کاست ہر زمان

لفظ مبین قرآن فی نزول



ای بیانی تیری ہے شکل نامور
یتو سیوان کون شکل کل ہے
حر جس تری یہ شکل و صورت
ہے اسم حکیم موجد اسکا
در اصل ہے شکل کل گویا اصل
جامع وہ جمیع شکل کا ہے
جو شکل کہ ہو جہان میں پیدا
موجود جو کلیات میں ب

تقویم تری ہے نیک ظاہر
بے شکل نہ جسم گویا شہر
کل خلق کی ذیل و ذول مورت
بھی موجد ہوتے موجد
اشکال میں باقیات نقل
منقل وہ تمام نقل کا ہے
وہ ذات سے اسکی ہو مویدا
یہ شکل کل انکی ہے سبب

جو کچھ ہے شکل و صورت

جو کچھ ہے ظہور عقل و جسم
محسوسات و ذات شکل و جسم



کلی وہ تمام قسم کا ہے
 پیدا ہوا جسم کل معتبر
 ہوتے ہیں جسم کل نمودار
 یہ جسم ہر ان کے قبل مادام
 بھی اثر مادہ ہویدا
 میں اور ریوت و رطوبت
 اور اسکا مری مخاضہ
 بھی موجد عقیقہ ہوا ہے
 اجسام تمام میں محبت
 پھر روح سے ہو پر روح مائل

چو بیوان کون جسم کا ہے
 ملنے سے طبیعت اور جو
 احکام طبیعت اور آثار
 جتنے کہ ہوے ہوں طبیعت
 ہے اثر طبیعت نہیں پیدا
 جس طرح حرارت و برودت
 ہے موجد جسم اسم ظاہر
 وہ موجد حرف غین کا ہی
 تاثیر سے جسم کل کی ہر دم
 موجد جسم کل اصل اصل سے مل

یہ وہ مریض ہے جس کا

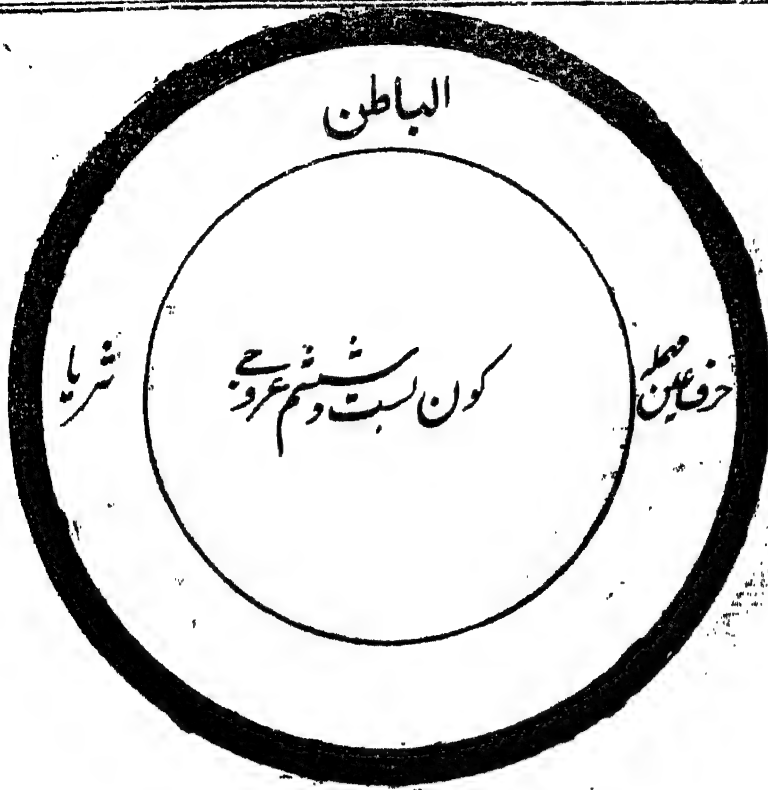


کچھ اور سنو اچھی میان جی
معقولی وجو دے پیا جان
جب سنو ی آدم اور حوا
ما حوا سے باطنی نے
بچے دو جنی ہے یک طبیعت
وے عقل و نفس کے سپرین
مانند پدر ہے وہ طبیعت
ہے پہلے طبیعت اور جو
ہے مرتبہ تیسرا طبیعت
اسم آخر ہے موجب اسکا

پچھوان کون ہی عمر جی
مت قابل قسمت اسکو پچھان
باطن میں نکاح پائے اپنا
ہو حاملہ حمل تو امان سے
دیگر ہے بابا ویت پر
یک حمل سے دو نور سپرین
ماور کی طرح ہے مادیت
پچھے ہے مرتبہ مقرر
ہے مرتبہ چوتھا مادیت
دوران کا اور موجب حوا

لے ای ویو سیاد ۱۲
لے ای ویو سیاد ۱۲

لے ای ویو سیاد ۱۲
لے ای ویو سیاد ۱۲



چھیڑوان کون ہی طبیعت
ہر طبع کو اس سے ہوتنزل
خارج میں نہیں وجود کو
ہے مادہ سب کا اسکے اندر
نے اسمین حرارت و برودت
ہے حکم خدا سے اسمین جاگیر
اور انکا جو اس سے ہووین پیدا
جیسا کہ ہے باطن اصل سما

ایہائی سن ابگوشت
ہی اصل ہمہ طبیعت کل
وہ قوت خاص نفس ہے جو
قدرت خدا کی ہے مقدر
ہے اصل طبعیان طبیعت
اسماء الہیہ کی تاثیر
اسم باطن ہے موجد اسکا
پس ہے وہ طبیعت اصل شیا

موجد ہے وہ عین مہملہ کا
ہے وہ ہی مربی شریا

۳۰
عین مہملہ قوتی شریا



ہے کون عروجی بت و عزم
 پاکیزہ نفس نفس کل ہے
 پیدائش نفس بس عجب ہے
 خالق نے جو کی ہر عقل پیدا
 کہتے ہیں ایک نفس کل ہے
 نام اسکا ہے اور لوح محفوظ
 متاثری اسمین ملتوی ہر
 اسم باعث ہر موجد اسکا
 منزل جو طبین کی ہر قمری
 ہر اسم وہی مرتبی ہا

خود عقل سے سمجھو نفس کو تم
 یہ نفس اصل نفس ہے
 خلقت کو جو خلق کی سب سے
 نکل اس سے ہوا ہر ایک پیدا
 پیدا ہر اسی سے نفس ہر
 الواح جہان کے جس سے طوط
 ما احوالے معنوی ہر
 بے اسکے نہ کوئی ہو وہی
 باعث اسکا بھی ہے مرتبی
 حلقے زحروف نامیہ ہر

نفس کی نزول



ایسے بہائی چل اپہم اصل پر جا
 بہ کون عس و جی افری ہے
 ارواح ہتھ سے یک روح
 وہ اول خلق و عقل کل ہے
 کی پہلے تجلی تھے اسپر
 تفصیل سے تا دخول حبت
 جب اور تجلی تھے فرمائی
 وہ کل حدوث نفس کل ہے
 ہے معنوی آدم عقل اول
 ایسے بہائی سن اب کہے کہے سیم

خود عقل سے اپنی عقل کو پائیں
 ہر کون پر اس کو برتری ہے
 جس پر ہوا باب علم مفتوح
 مرجع وہ ہے بہر عقل ہر شے
 جس سے ہوا فتح علم کا در
 حاصل ہوئی اس کو علویت
 تب ظل حدوث اسے یکائی
 مرجع ہے وہی یقین ہر شے
 ہی سنوی حوالہ نفس مجمل
 ظاہر من بین ابن حضرت آدم

باطن میں ہمارے باپ کا
اُن سے ہی ہووے تمام پیدا
بالجملہ یہ عقل کل مجمل
فیضان خدا کو لے ہوا گے
کاموں کو جہان کے حادثوں کے
اقبال جہان اویسیکا ہی نام
ہے اسم بدیع موجب اسکا
بھی موجب ہمزہ ی و ی اس

ہی عقل کل اور نفس جہاں
دونوں سے لے دو جہاں پیدا
ہی ہمارے مجرد و نکلے او
راجع ہو بہ بندگان خدا کے
محفوظ بہ تافتم نام لکے
ادبار حلت بھی اس کے ہی نام
شرطین بھی کی ہی اس سے پیدا
اکوان یہاں میں ختم ہر قسم

فایده

ایسے بہانی سمجھ کہ کل عالم
گول سکی خدای کلم گول
کل بیس پر آٹھ کون کے
یک یک سے بڑا ہے کون ایک
بالا ہی ہی کون مثل میدان
ہی عرش برین محیط سب پر
کہتے ہیں اویسیکو ما سوا اللہ
عالم سے خدا خدا سے عالم

گولے کی طرح ہے گول اعظم
چپ بٹھ کے دیکھ تو نہ کچھ بول
میں قابل قسم اور جس کے
اجوف ہی مدور ایک پر ایک
زیرین ہے انگوٹھی ایک دریا
ترکین ہو یا سب سب پر
اللہ اللہ ما سوا اللہ
قومی سے ہی خدا نہ یکدم

۱۴۱۱

ہے عرش برین محیط جسم
 الخیر محیط عرش کاس
 مرکز سے لے عرش تک مکان
 وہ ذات سے اپنے نامکافی
 شجرت بہ بیابان عالم
 بہر جہت ہی عرش خدا کا
 اللہ معک خدا کا ہے قول
 جانوں میں ہی اقرب اور سن
 اشیا جو جہان میں ہویدا
 بالقوہ خدا کے ہیں بہت نام
 بالفعل میں بہت وشت اسما
 مرکب ہی وسیع وارفع

لے الرحمن عرش عرش

جسام محاط اسکے مادام
 نام مرکز خاک فرشتہ کاس
 بارہ کو پس مکن کہاں ہی
 صفوں سے مکانی ہی زبانی
 ناعت رکے خدا لے عالم
 علیہ ہو اگر کہیں عجب کب
 پڑھ سنکر ایسا ماہ لاجو
 کہ صبر خدا ہی جاسرون سات
 صانع کے سوا ہوئے پیدا
 ہی او سکے صفات غیر انجام
 بہر کون کے جہت سے
 اکوان ہی ادنیٰ اسے ہوون

بدیع باعث باطن احسن ظاہر حکیم محیط
 شکور غنی مقدر رب علیم قاهر نور
 مسور مخفی مبین قابض حی محی محبت
 عزیز رزاق مدلل قوی لطیف جامع رفع الدعا

اسماء الہی سارے رب
 مرلوب حروف اور سب

برخ ہے وہ جامع کلمات	پر اسم جو ہے رفع درجہ
لیکن وہ مرتبی ہے ہی کا	موجز نہ وسیع ہے کسی کا
بھی حرف و منازل ملک	اسماء کیانہ بھی حکمتیں

۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳

۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳

۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳

جن حرفوں سے آدمی کرتا	ہر حرف کو ایک ہی ملک سات
خلقی و مطعی حروف شغتی	الفاظ میں جن سے ہستی ہستی

عالم ہے سمجھی بس رحمان
 میں غیر محسوس مری جان
 میں جو ہر طبع باب اورائی
 ہے لازم و لگد شکل رکھ یاد
 از عرش برین بہ ناقص انسان
 جو ہر جدا و رشتہ کر غور
 گردش ہے یا سکون مادام
 ہر کون کو یک خصوصیت ہو
 اسماء اللہ کا فیضان
 کہتے ہیں اوسیکو کامل انسان
 ہے آخر منظم منطاب
 شخص و عکس اس میں کچھ نہ شک
 مرہوب کیا بنہ میں ذریاب

الفاظ میں خون نفس انسان
 پس عقل سے شکل کل تک کو ان
 جد عقل ہے نفس جدہ امی سامی
 ہے جسم و لذت م اولاد
 باقی کے میں کل محسوس کو ان
 ہر مرکب ہے عقل و نفس طبع اور
 ہر کون کو خاص ایک ہی کام
 تاثیر بھی ہے ستارگوں کو
 ترتیب کو اصل میں ہو ہر ان
 جامع وہ جو ہے بکل کو ان
 وہ اول جو ہر جو ہر
 مانند خدا رسول یک ہے
 اسماء اللہ میں ارباب

اسماء کیا فی خیر اول
 از رولے نزول میں مجہول

عقل کل که جسم	نفس کل که جسم	طبیعت کل که اب	جوهر یا بنی ماده الواد	جسم کل و له	شکل کل که از ماده است
عقل عرش	نفس عرش	طبیعت عرش	ماده عرش	جسم عرش	شکل عرش
عقل کره	نفس کره	طبیعت کره	ماده کره	جسم کره	شکل کره
عقل فلک اطلس	نفس فلک اطلس	طبیعت فلک اطلس	ماده فلک اطلس	جسم فلک اطلس	شکل فلک اطلس
عقل فلک منازل	نفس فلک منازل	طبیعت فلک منازل	ماده فلک منازل	جسم فلک منازل	شکل فلک منازل
عقل فلک زحل	نفس فلک زحل	طبیعت فلک زحل	ماده فلک زحل	جسم فلک زحل	شکل فلک زحل
عقل فلک مشتری	نفس فلک مشتری	طبیعت فلک مشتری	ماده فلک مشتری	جسم فلک مشتری	شکل فلک مشتری
عقل فلک مریخ	نفس فلک مریخ	طبیعت فلک مریخ	ماده فلک مریخ	جسم فلک مریخ	شکل فلک مریخ
عقل فلک شمس	نفس فلک شمس	طبیعت فلک شمس	ماده فلک شمس	جسم فلک شمس	شکل فلک شمس
عقل فلک زهره	نفس فلک زهره	طبیعت فلک زهره	ماده فلک زهره	جسم فلک زهره	شکل فلک زهره
عقل فلک عطارد	نفس فلک عطارد	طبیعت فلک عطارد	ماده فلک عطارد	جسم فلک عطارد	شکل فلک عطارد
عقل فلک قمر	نفس فلک قمر	طبیعت فلک قمر	ماده فلک قمر	جسم فلک قمر	شکل فلک قمر
عقل کره نار	نفس کره نار	طبیعت کره نار	ماده کره نار	جسم کره نار	شکل کره نار
عقل کره هوا	نفس کره هوا	طبیعت کره هوا	ماده کره هوا	جسم کره هوا	شکل کره هوا
عقل کره ماء	نفس کره ماء	طبیعت کره ماء	ماده کره ماء	جسم کره ماء	شکل کره ماء
عقل کره خاک	نفس کره خاک	طبیعت کره خاک	ماده کره خاک	جسم کره خاک	شکل کره خاک
عقل حماد	نفس حماد	طبیعت حماد	ماده حماد	جسم حماد	شکل حماد
عقل نبات	نفس نبات	طبیعت نبات	ماده نبات	جسم نبات	شکل نبات
عقل حیوان	نفس حیوان	طبیعت حیوان	ماده حیوان	جسم حیوان	شکل حیوان
عقل ملک	نفس ملک	طبیعت ملک	ماده ملک	جسم ملک	شکل ملک
عقل جن	نفس جن	طبیعت جن	ماده جن	جسم جن	شکل جن
عقل انسان	نفس انسان	طبیعت انسان	ماده انسان	جسم انسان	شکل انسان

در بیان صفت عالم مثال

اسے بھائی سمجھ مثال کی بات
 پہچان کہ وہ مثال کیا ہے
 وہ ہے زلف و زات انسان
 اور اک میں جو خیال سے آئے
 ترکیب کیف سے بری ہو
 نہ حرق اسے نہ توڑ سہیں
 نورانیت و تجریدی سے
 با عالم حسی و مقیدار
 جہت میں میں انکے ہو وائل
 اس برزخی مرتبے کو حکماً
 دو قسم میں اوسکے متصل ایک
 جو لفظوں کو پائے اور حباب
 جو چھوٹو پائے معیان اور
 بیدار میں اور خواب کے صحیح
 ان شکلوں کو تو مثال ہی جان
 ہر جسم کو ہے مثال ثابت

ثابت اجوی عقل و نقل کے ساتھ
 تحقیق کر اوسکا حال کیا ہے
 محسوس کی کیفیت کے درمیان
 ترکیب لطیف سے بنا پائے
 تبعیض و نہ تجزیہ ہوا اسکو
 ناغہ حرق اسے نہ جوڑ سہیں
 یاروح مماثلت ہی رکھتے
 محسوس میں ہو مشابہت و
 برزخ ہے وہ اور حد فاصل
 کہتے ہیں مثال نام اسکا
 اعلیٰ ہے مثال منفصل ایک
 ہے متصل اس مثال کا نام
 بے شبہ وہ منفصل ہی کر غوا
 پاوے کوئی شکل شیر یا کچھ
 ہر شے کی مثال یوں ہی پھا
 ہو ہو جسم انہیں جال ثابت

اس جسمی مثال کے ہیں بطور
 پانی کو جسے خیال ہی خام
 ہو روح بہ شکل جسم اومین
 ہوتے ہیں شخص اور ہمیں اعمال
 اجسام بنیں مجربات اور
 منکر و نیکر کے سوالات
 اس عالم مفصل میں ہیں سب
 افلاک سے لیکے تا عناصر
 سریک کے مناسبت سے معدو
 اجسام صقلہ اور شفاف
 ائمنین جو دکھائیے دیوین شکل
 پانی کو جسے خیال لازم
 ہے عالم مفصل جنوں آفا
 وہ عالم مفصل گویا مجرب
 مطلق وہ مثال مفصل ہے
 پاتے ہیں ملا خطے سے جسکے
 ہر مرند یکے سر کے درمیان

ہے متصل ایک مفصل اور
 ہے متصل اوس مثال کا نام
 اجسام ہی شکل روح لیون
 لیتے ہیں معانی صورت حال
 حرق عادات و نادرات او
 بھی راحت قبر و غم کے حالات
 دنیائے سزا جزا مرتب
 جو انکے میانے ہو دیں حاضر
 میں عالم مفصل میں موجود
 اب آئینہ سے ہوشی کوئی صفا
 ہے عالم مفصل بہر حال
 وہ عالم متصل ہے خادم
 یہ متصل اسکا مثل پیدا
 یہ عالم متصل ہی جنوں بہر
 باقیہ مثال متصل ہے
 مطلق کے طرف کے بہید سار
 حاصل ہے خیال متصل جان

تمثیل

اے بہاؤ سُن اپنی مثالاً
 کہتے ہیں زمین بہت بُری ہے
 ہے گرتی زمین عظیم جُستہ
 بالجمہ تسربت پڑا ہے
 نامِ سم وہ بہر خیال موجود
 ایک جاذبِ نقطہ کر ورون لکھتے
 تار کر وڑا خیالی
 ایک شخص کو سیکڑوئے پستان
 یہ جسم جو مادی ہے خالی
 اس جسم مثال کو نہیں لکھتے
 ہر جسم مثالِ روح با جسم
 ہے جسم مثالِ غور کی جائے
 لاکھوں کے خیال ایک آوے
 پھیلاؤ مثال کا جو بولین
 گراؤ ہے خیال میں کوئی شے
 بے روح مثال کوئی کیا ہو

انجان نہ ہو تو جان عمداً
 اُڑی چوڑی سمجھی بُری ہے
 لیکن ہے قمر کی پاؤ حصہ
 ہر ایک کی نظر میں بن کھڑا ہے
 سونے جلنے کے حال موجود
 آتا ہے خیال میں سبھوں کو
 بے شعبہ میں عالم مثالی
 ہر حال میں دیکھنا ہے اسکا
 اظہر ہے کہ اوسکو موملا کی
 ہے قادیانی اسکو روکے ساتھ
 میں دو نو شریکِ راحت و عیش
 کس طرح وہ اکیس پہلائے
 ہر ایک بخیال اسے بختاؤے
 ارداح کو کس طرح نہ ہو کیوں
 اس شکل کے ساتھ روح بھی ہے
 بن روح مثالِ جسم نامو

مشیل

کئی کوئی سوشبِ اوینہ یہ روح و مثال کی ہی حالان یا عرش پہ جائے کوئی سوتا یہ لے فوق سے تختِ تختِ پو لے نکمے تھوڑے مثال کے پن	جاوے بربارتِ مرنہ بستر سے مزار تک کے یکسا یا تختِ ثرے سے آئے ہوتا ہوں راحت و رنج میں بصدوق بے قال گذرتے حال کے پن
--	---

فائدہ

حیوانوں کی جان سے جاننا ہے جان ملائی ان سے اعلیٰ ویسا ہی مثالِ انس و جن سے پیدا و حبد میں نام کا ہے پیدا و مثال کا زیادہ پیداؤں میں روح کا ہی شہر نزدیکِ رسولِ خاصِ عربی نے اپنے مقام سے الگ تھے خاصانِ متعدد وہ مکان میں جو ان جاوے نظر ملکِ حسن	اعلیٰ و لطیف تر ہی ایجان سرخیل کا خیل سے دو بالا الطف ہیں مثالِ ملک کے زاید ہو اگر تو بام کا ہے ہر جا ہے موافقِ ارادہ اعلاؤں میں اور اور برتر اتے تھے امین ہو و حیدر تو جان پہان و مان تلک تھے دعوت پہ گئے ہیں اکبر رہتی ہے یہاں و مان پس
--	--

سب سے روح مبارک پیمر
حضرت کا مثال سب سے اعلیٰ
بھی جسم شریف الطفویاک
جس جسم کا سایہ کل جہان ہو
معراج نبی سے ہی عجب کیا

جہازوں سے جہاں موت کے بر
عالم کے مثال سے دو مال
کیا ہو وہ عجب گزرنا اعلیٰ
اس جسم کو سایہ پھر کہاں ہو
حاصل جو ہو اہی قرب مولے

در بیان صفت عالم ارواح

اے بہائی سمجھ کہ کون ہے روح
جو عینی مظاہر و ن کے درمیان
خود ذات کو بھی صفا لگو پائے
اور عقل سے آپ پائے جاوے
ترکیب کثیفی اور لطیفی
یہ مرتبہ روحی زیر جبروت

ناکشف کا در ہو تجھ یہ مفتوح
رکھے صفت ظہورِ اعیان
اور اپنے سر کے ڈانگو پائے
اٹار سے عقل پیچ اوٹے
نار کہے بسیط ہووے خود ہی
ہے عالم روح و عقل و ملکوت

اقسام ارواح

ارواح کشمیرین بلا عیب
اول میں ملک ملاء اعلیٰ
خالق کے حضور خلق سے

اقسام میں ان کے مانج لاریب
ورطاعت و ذکر حق تعالیٰ
نام مجذبا میں عنبر مامور

وہ معمول محروم

دوم میں عقول جون مذکر دربان ہیں در الوہیت کے ارواحوں کے صفین سب سے اول کہتے ہیں اوسیکو روح اعظم بھی ائم تائب و عقل اول یہ عقل کل و عقول جبروی جبروتی مقام پر ہیں قائم دیتے ہیں جہان کی سربراہی	ذاتون میں نفوس کے مؤثر فیضان ربوبیت کے حیل وہ جو ہے رئیس کل مکمل اور عقل بھی عقل کل مکرّم اعلیٰ مقام اور نور اکمل اتمام سمیت جو ہے اپنی جبریل وغیرہ جو ہیں انیم ہے حسبہ گواہ کل خدائی
---	--

سوم نفوس محسوسہ

سوم میں نفوس کل عالم کہتے ہیں عقول ہیں مؤثر ملکوتی ملک ہے نام انکا ظلمت حیرم یا ہونوری پا تربت ان ملاکوں سے جون مجذوبہ و نفوس عظام سرور نفوس حبل الواح سے نفس کل انہی کیفیت سے	اجسام کی پرورش کو ہر انفس متاثر و مدبّر تدبیر حب ہے کام انکا یا معنوی جسم یا بوضوئی آتے ہیں وقوعی سحر سار کرتے ہیں اثر بدیگر جسم سلطان مہد مدبّر ارواح اسکی صف اولین سے ہے
---	---

تفصیل سے ہے ظہور انکا
محفوظ بلوح میں سمجھ کل
ملکوتی مقام پر قرار
رکتے ہیں تصرفات روحین
اسفل میں ہی انکا ہو کھل
جزوی ہو بیطیا مر کب
اقسام سمیت اپنی ہو دین

مصنف ہے بین کہ اسمین یا
باعدم تغیر و تبدل
پس نفس کل و نفوس دیگر
جو عنایات غصرون میں
کہتے ہیں انہیں نفوس اسفل
جو عنصری ہوں نفوس و سب
ملکوتی مقام اسفل میں

چہارم نفوس منطبعہ

تدبیر بدن فقط ہے ان سے
اُنکے قومی مدبرہ میں
نقش انکے انہیں درمیان
افلاکیہ سربرا کو جو ہیں
یک منطبعہ ببادہ ہے
یک منطبعہ ہے ناطقہ اور
سب کام کے بدن میں سیکے
انسان کے کنگے چون تو ہے
ساری ہو بدن کرین مرتب

ہے منطبعہ نفوس جو تھے
روحانیہ جو محبہ دہیں
جو صورتیں ہونے والیا ہیں
افلاک کو کہتے نفس دہیں
یک ناطقہ محبہ دہ ہے
انسان میں بھی نفس دو اسطور
ہے ناطقہ پاک مادہ سے
وے منطبعہ جو درسمان
قایض ہو یہ نفس ناطقہ تب

ملکوتی ملائکہ کے درمیان یہ نفس کل و نفوس خردی از روئے حفاظت اسے حق گاہ من جسم نفوس ناطقہ اور	ہے جسم کل کے سب سے پہلے قائم اپنے مقام پر ہی ہیں عقل سبھی خلیفہ اللہ عقلوں کے خلیفہ ہیں اس طور
---	---

پنجم ارواحِ سدہ

ہیں پانچویں قسم کے وے ارواح سدہ وقوے بھی انکا ہنام جوئے غازیہ اور جاذبہ ہے بھی مولدہ ہے مصورہ اور	اجسام کی جسے ہو واصلہ اقسام کے جسم کے ہیں خدام بھی ماضیہ اور دافئہ ہے ایسے کئے اور تن میں کر غور
--	---

فائدہ

جب تخم زمین میں ہو بلاویہ وہ تخم بخود بھوت اپنے برسکل معیت نہ نمود آئے پھر موڑ ہو ساق ڈالیاں پات آخر مضعف اور مفقود	اجزائے عناصر کو لین گھیر اجزائے عناصر انجلیوے انفرایش جسم کو منولائے از مار ہو پھول اور ثمرات متلاشی ہوئے نیست نابود
---	--

ایضاً

بھی خون و منی جسم میں ہو کر تدبیر سے مان کے ہوں پُر	
--	--

نطفہ مع خون علقگی لے	رقۃ رقتہ روہ مضغی لے
پھر مضغی سے جنیت پائے	طفلی سے صبا بلوغ پر آئے
بعد اسکے شباب سے کھوت	آخر میں آہو شیخوخت
ہوتے ہوتے ہوش فانی	ختم اپنی کر کے ہے زندگانی
اجسام کی ہووین جو جو حال	ان سب میں تو کئے ہیں کجبات

ایضاً

ویسا ہی عفونتِ مرکب	حد کو پہنچ اپنے ہوتے
ہو جسم و مثال و روح پیدا	افعال اقوال ہوں ہو پیدا

فائدہ

بالجملہ نفوس آسمانی	اور اوٹے کوے جو ہیں بنانی
ہر جسم کے پیچ سرسبز من	علوی سفلی میں منتشر من
وے ذرے ہیں شمس نفس کل شمس	یا برگ سے ہیں ریاض گل شمس
افلاک میں باب ماہِ عناصر	اولاد و حادثات ظاہر
افلاک عناصر وں پہ گردان	جون مادے پہ ٹکرے ہر جولان
افلاک کے گردشوں سے ظاہر	ہو دے متاثرہ عناصر
تاثر بخود مثالِ حال	پیدائش جو یہ کو ہر سال
پس سے شمس کے میانے	خود و جوش گہا ہی نفس کلے

اس شکل سے ہو جو ہو مقرر
 پس فیض جدید ایک پنجا
 جو عنصری ہیں لطافتیں خوب
 اس معدنی نفس کے دو خادم
 دے تینوں میں خادم بناتی
 پہر جوش کیا ہے نفس کل نے
 پس پائی ظہور کل نباتات
 پہر فیض جدید ایک پنجا
 ہیں آٹ نباتات کے خادم
 جب خوب ہو و نبات پیدا
 اچھی سی بناتی صورتوں میں
 پہر فیض جدید اور پنجا
 اس فیض کے اثر سے ہو عادی
 خدام سمیت کل نباتات
 ہیں چار وہ اور خاص خادم
 جنوں خوف و غضب و احمس
 حیوانیہ جب ظہور پائی

آویسے ہیں لباس باہر
 ہے معدنی نفس نام اسکا
 اس فیض کے اثر سے ہوں مجبور
 ہیں خفت و ثقل جنوں ملازم
 خدمت کے لئے مدام ساتی
 اچھی صورتوں میں معدنی کے
 لیے معدنی نفس و خادمان سات
 ہے جذب عناصر اثر اسکا
 خادم مخدوم سے ملازم
 پہر جوش ہوا ہے نفس کل کا
 پیدا ہوئے خاص صورتوں میں
 حیوانیہ نفس نام جس کا
 حیوان ہیں حرکت ارادی
 حیوانیہ نفس کے ہوئے ساتھ
 حیوانیہ نفس کو ملازم
 یہی باعث فاعلہ وغیرہ
 خدام سمیت پوریائی

فصل

<p>ایسے صاحب عقل ذی تیز و چلتا ہے مزے تمام ہر کون کھانے پینے سے بھی سبڑ ناکھنے مزد نکلی بھی لیاقت کو نڈھون سے سبھم جو سر بسر با فیض قوی قوامی رحمان کس پر ہے کہو دکھ اور ماتم یا روح کے خاص حال پر ہے میں جسم کے تین حال ظاہر کتنا بڑا اسکا بھی فطر آئے کھنے کے سوا بکالت خواب باراحت و ریخ سالھا سال ہر عیب و زوال سے بری ہے</p>	<p>حیرت ہے مجھے بڑی غیرت کھانا ہے غذا طعام ہے کون حالانکہ ہے روح خود منترہ نا جسم کو ہے غذا کی طاقت پھر جاتی غذا کہاں کدھر ہے رکھ پیش نظر قوامی انسان پس راحت و ریخ شادی و شرم کیا جسم یا مثال پر ہے کہتا ہوں سن اب بقول ما کا ٹوٹو کٹے بدن بھی کھ پائے دو حال مثال کے ہیں دریا ہے رو حکو باقی ایک ہی حال جب ذوات کو سب سے برتری ہے</p>
---	---

مثیل

<p>سمجھ بول زبان تو کون ہے ہری نا اٹکھ نہ ناک کان ہونین</p>	<p>گر پوچھے کوئی زبان میری کہتی ہے کہ سمجھ زبان ہونین</p>
--	--

کہہ کون سا ہے مقام تیرا
 مشاقتی کے فہین سرسبر طاق
 بالفعل مکانی ہون زمانی
 یک جیب کہی دو بتا کیا ہیں
 مشاقت و زبان ہی روح مشتاق
 پہر ہے بعروج لامکانی
 جو حق نکہا کہے ہو کافر
 ہے فیض زبان روح فائض
 روحون کا ہے روح ایک جان

بہر و سچھے کہ کیا ہے نام تیرا
 کجھتی ہر زبان کہ میں ہوں مشتاق
 میرا ہے مقام لامکانی
 یا روکھوئے نکات کیا ہیں
 طاقت ہی زبان کی اصلین طاق
 کر پہلے نزول تہا زبان فی
 قرآن بنی کے لب سے ظاہر
 یہ قرب نوافل و فرائض
 پس روکھو اپنے تو زبان جان

فائدہ

سن دل سے رکھ سکھو جان کے ساتھ
 مردے تو ہے زندہ جان بچا
 ویسا ہی جہان بحق شمر وہ
 عالم کو تمام مرد گئی ہے
 حق جان جہان حب جہان ہے
 اجسام جہان کے سر بر این
 اعصے ہیں فقط یہی ہی توحید

ایسی ہی سناں اب تو جانکی بات
 تن مردہ تو و نکورندے ہیں جان
 جوئے ہو وین قوی بروح مردہ
 خالق کو ہے خالص زندگی ہے
 ہر جسم کو حسب طرح سے جان ہے
 ارواح و ملائکہ تو ہے ہیں
 افلاک و عناصر و موالید

در بیان لطیف شدن کثیف

<p>مغلول جوہن لعقل عاقل گندم کا ہے جس طرح نوالہ ہوتا ہے لطیف کچھے غور پا پر ورشی وہ ہو مرتب سر سبز بر برگ و ساق ظاہر از بہر غذا طعام و نوشہ انسانیت اور انانیت لے آخر کو ہوا کی گندگی گم یا رویہ ہے کیا کلام بیجا کیا جائے عجب ہو جا بجا مان گندم سے ہون بلکہ جو سے بھی</p>	<p>ای ہائی سن اب دو قول قابل یک ہو کثیف الطف اعلیٰ گندم جو ثقیل ہے کثیف اور دہقان اسے بوئے خاکین چب تہوڑے ہی دونہن اوے باہر آخر کو لے اوے سر بہ خوشہ غاذی کی غذا ہو فانیست لے کہتے ہیں اوے اگرچہ گندم ہوتا ہے فنا وہ روح میں جا اگر آدمی ہووے کامل انسان گندم کی طرح اگر نہ ہوں ہم</p>
---	--

در بیان کثیف شدن لطیف

<p>بو باسن نہ اسکی تیک ہووے بد بوئی سے اسکی متغیر چڑ جائے لیتی ہے غلیظی اور رنگت ہو جسم دیکھ بصورت ہست</p>	<p>جس وقت عفویت ایک ہووے جب ہووین دو چار جمع کی جائے وہ بوئے خفیف اپنی قوت جبا کے قوی شدن زبردست</p>
--	--

این ہی کر و ر و ن لاکھوں کرے
 جب بوئے خفیف اس طرح ہو
 باروت کی دیدن لگن ہے
 جن و پری روز و شب رسال
 ارواح و ملائک از لطافت
 ارواح سبھی جد سے ہیں
 ارواح و لطیف ہوشا لی
 ارواح و ملائک اور جنات
 پہ کیا ہی عجب کہ عالم ارے
 پس کیا ہے عجب کہ رب جماعت
 پہ کیا ہے عجب خدا عالم
 ہو چھاڑ گئیں کہے انا اللہ
 بتلاوے کبھی تجلی طور
 معراج کی شب ظہر میں آیا
 کہ صورت عایشہ دکھانی
 اقلام تجلیات سے ہو
 تحقیق ہے لیس شدہ شے

پیدا ہوں جہاں میں جون کھوٹے
 اجڑاے لطیف کس طرح ہو
 گلشن گلشن چمن چمن ہے
 ہر رنگ نہ کھین بصورت حال
 نظر آوین بکسوت کثافت
 جون انکی صور علی سے ہیں
 اوین بلباس جسم حالی
 لین رنگ موافق خیالات
 ہر کون و مکا میں نمودائے
 خود پسین لباس جن و جان
 عالم ہی بنے بذات خود ہم
 مضور ہو یا نیرید گد گاہ
 دکھلاوے کبھی ظہور پر نور
 امر د کے جمال زلفین والا
 فرما فی تجلی ہے خدا نے
 پہر پاک کا پاک ذات سے ہو
 وہ شے ہو اگر تو کیا عجب ہے

جبریل بسکل وحیہ کے	ایسے تھے حضور شاہ عسری
جبریل ہوا وحی کلمی ایسے بار	ناکلمی ہوں جبریل زنبار

تمثیل

مثلاً کوئی شخص اپنے اظہار	لاکھوں سے لیا ہوا آئینے صاف
ہر آئینہ عکس شخص کا لے	زنگ اپنے سیر کا ہے نکالے
ہر شخص میں کچھ قصور نا ہو	بے آئینہ بھی ظہور نا ہو
جب شخص کی عکس پر نظر ہے	آئینہ نظر سے دور پر ہے
ہو ویگی نظر حیا آئے پر	گم عکس نظر سے ہو وے کبیر
ویسا ہی جو جسم کو بچھاوے	وہ روح کو پر کیاں سے پاوے
عالم کو جو دیکھت ہو ظاہر	وہ ہو وے کہاں سے ادا ہر
جو دیکھے خدا تو خلق گم ہن	غیب اسکی نظر سے کلہم ہن

افہام ظہور

کل تن طرکے ہن ظہور آ	یک مادہ ہی ہے بابت
جس طرح کہ شخص و آئینہ ہے	بامادیت معانی ہے
دوم ہے مجروری کا فیضان	بامادیت سے خوب کردہیان
جنوں روح کا فیض جسم پر ہے	خالی نہیں جس سے کوئی دہر ہے
سوم محسوس و ار محسوس	ہوتا ہے ظہور ایسے مجتہد

جسطح ظہور حق تعالیٰ	ارواح محسوسہ میں والا
تفصیل سے نکل کر اپنے جسد	اسما کا ظہور کر کے بتلائے

فائدہ

اے بہائی سُنِ ابیانِ ظل کا	کہتا ہوں میں راز اپنے دل کا
فرمایا خدا نے مدظل ہے	عالمِ یے تمام مدظل ہے
ظاہر ہوں کہا وہ پاک ہے	پس دہونڈنا اسکا بس ہے
عالم ہے دراصل نسبتِ نابود	موجود اُسے بوجہ حاجتِ سو
حیرت میں نہ آنظر کو سپلا	مت پوچھ زمینِ آسمان کیا
ہے خوابِ خیالِ کلِ عالم	مت جان اُسے سرابِ کم
جب تو کہے کچھ گزشتہ حال	گویا وہے ہن خواب کے تھلا
عالم یہ نیا ہے خواب سے	یا فانی سرا جاب ہے
موجود بد و نفعی عدم ہے	یا کئے دینِ مثلِ دم ہے

اقسامِ توحید

توحیدِ خدا کے تین میں طور	افعالی صفاتی ذاتی کر غور
افعال تمام خلق کے	کرنا ہے فنا بفعلِ مولے
صفو ملکوں میں جمع لاکر	صفوں میں خدا کے ہی فنا کر
ذاتیں جو تعینات ہیں حق	کرنا ہے فنا بذاتِ مطلق

یہ توحید ہے
جو توحید ہے
جو توحید ہے

انسان ہے تھم چھار عالم
جو تھم میں ہے وہ چھار میں ہے
پیلے ہی تو میں عرف کو پہچان
تائیر سے تھم کو موقف

ایک خورد و کلان گویا دو آدم
کنکر میں جو ہے پیار میں ہے
من بعد نقد عرف یہ کردہاں
بہ معرفت خدا ہو تھم کو

اَحْسَنُ كَمَا احْسَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ

کر نیکی خدا کے واسطے کی
اندر سے وہ لایا تھم کو بنا
ظاہر ہوں کہا وہ ذات پاک
باطن بھی وہی کہ وہ نہاں ہے
جب تک نہ ہو جسم ناہو ظاہر
سے یار و کھوسچ نہ جھوٹا بولو
پیلے تو ملاؤ ہاتھ میں ہاتھ
مشاق کہو کہان کدہر ہے
دیکھو ہو تم اوس کو یا نہیں ہو
کیا ہے وہ کیا ہے رنگ اسکا
کہتا ہے اگرچہ ایک عالم
مے تو بچشم خود ہی دیکھا

جون اسنے تریسے کی محبت کی
بتلا اُسے تو بھی کر کے ظاہر
ظاہر کو نہ دیکھنا بڑا پاپ
بہی اول و احسَر حجابِ عمر
ظاہر سے نہو دے کوئی ماہر
عاجز کو نہ مارو کوٹ بولو
پھر ہمسے کرو تم ایک دو بات
لنا وہ نہیں مجھے نظر ہے
فرمائی تاب مجھے یقین ہو
کیا دلیل ہے ڈول ڈنگ اسکا
مشاق ہی ایک ابنِ آدم
صورت شکل اور ڈنگ اسکا

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

تمثیل

وہ اس ہی مکان میں کہیں ہے
 کھا کھا کے قسم دلا لیٹن لائیں
 ہر مجھ کو نہ ہو وہ بات باور
 دیکھئے نہ دکھائے روح مشتاق
 مشاق فقط ہی گوشت و پوست
 میں روح سے آند ہے اور غافل
 مشاق کہ ہر ہے دے کہ ہر
 مشاق ہی ٹھنٹ لاکا نی
 دیکھو کہ ہے روح تن سے ظاہر
 وہ کہنا انھوں کا بے بدل ہے
 نا وید و شنید اگر تو خواہی
 حیوان دیکھ دیکھتے ہیں
 حیوانی نظر تو ظاہری ہے
 انسانی نظر ہر اک طرف ہے
 دیکھ اسب نفور کو رام ہو جائے
 جو ظاہری دید کا دودھ ہے

اوصاف میں وہ چنان چہ ہے
 اسناد سے دیکھئے کی تباہی
 ہے جھوٹ صراحتہ سر اس
 کرتے ہیں حبد پہ اسکا اطلاق
 جانے میں اسے کو دشمن دوست
 جانے نہ فرایض و نوافل
 وہ عرش پہ ہے وئے فرش پر
 بالفعل مکانی ہے زمانی
 باطن سے نہ اسکے کوئی ماہر
 ضرب المثلون سے جون مثل
 للہ و ہم بتو گول ہے
 مونچہ آنکھ کو سنگ پھینکتے ہیں
 باطن سے بری ہی سر سری
 اوسکو نظر اسکی ہی تر ہے
 مالک کو بچھا کے کان مٹائے
 کب رویت حق کو معتبر ہے

مخلوق کل اوسکے من کمال
 اعیان پہ کئے من نقش سادہ
 جو جو تھیں ضرور کر محض
 اسباب جہان بنائے مکبر
 پونچائے نفس نور اسکا
 من بعد نفوس سج پھیلانے
 جسمونین کئے ظہور پورا

حضرت جو بڑے من واحد الذا
 خود علم سے اپنے کرارادہ
 پیدائش خلق کی کل اشیا
 اسما و صفات کے برابر
 پھر عقلین کر ظہور اسکا
 ارواح میں پھر ظہور تبادلا
 بہر کر کے مثال میں ظہور

فائدہ

اعیان سب اسکو ایے خدا
 پیدا جو کی عقل ہے خدا نے
 کہتے انھیں عالم معانی
 ارواح تمام من ہمارے
 وے ساری مثالی موثرین ہوں
 علمی صور اس کے من کل جسم
 قوت سے خیال کے ہنچ چا
 جیوانیہ اور کل افعال
 مستقبل و ماضی کے احوال

جو فوق مشیت خدا ہو
 پس تحت مشیت اسے سیانے
 علمی صور اس کے من نہانی
 جو علمی صور من نفس کل کے
 روحون کے جو علمی موثرین ہوں
 عالم جو مثالی اس کا ہے نام
 اجسام کی صور علمی اسے یار
 اعمال و عقاید اور اقوال
 کل عقل عقول سے تا افعال

<p>یک کن کا ظہور کلہم میں الفاظ ہمارے جس طرح آتے اسما و صفات کے مناسب ہو نفس سے عالم مثالی جوُن حلقۂ آب پھیل جاوے پس رنگ برنگ ہو بہر حال</p>	<p>گر چاہے یک آن سبح گم ارواح کے حسب حوصلے کے با علم و ارادہ اسے مصاب اتے ہیں زبان پر ہمارے برحمت میں مثل سیل جاوے عالم میں دکھائی دین مڑاں</p>
--	---

فائدہ

<p>وے جو ہیں نفوسِ اسمانی دور و ن کے اخیر کے جان ہیں درمیان انکے عنصریہ جوُن معینہ بنات اور جوُن لفظ ہمارے اسی سیما ویسا ہی خدائے عالم آئے کلمات خدا کے میں یہ عالم</p>	<p>میں اول دورے جہانی ہے دورہ نفس کامل انسان تانا قس النس کل بریہ حیوانیہ ملکی حتی کر غور ہوں حسب مراد درمیانے اقوال افعال کر کے بتلائے الفاظ ہمارے جیسے باہم</p>
---	---

فائدہ

<p>عقل کل نفس کو کھون کیا ان دونوں کی زوجیت سے فی القور</p>	<p>خیر معنوی آدم اور حوا پیدا میں عقل سب نفوس اور</p>
---	---

ہر خرومی عقل و نفس جسم
 پیدا ہوئے عقل و نفس کون
 از بس میں ملاکون کے طبقا
 جبروت میں میں عقل قائم
 جبرئیل امین و گرامیل
 میکال جناب غریب اور
 میں عرش سے فرشتگان
 ہے جس طرح روح و دل ہر جسم
 ہے روح اگرہ لامکانی
 ہے دل کا مقام مضبوط
 سر عقل کی جا ہے فہم کی جائے
 ہے مشترکہ خیال سر میں
 ہے قوت سامعہ بدگوشت
 ہے نامکین سونگنے کا قوت
 ہے قوت لمس تن بدن
 ہے غاذیہ منہ میں رولی کھانے
 معدیہ میں ماسک اور ماضم

ہائے میں نکاح اپنا ہاں
 پیدا کیا اس طرح بشر کون
 از روی صفوف اور درجا
 ملکوت میں میں نفوس دایم
 مامور بجائے خود میں بقیل
 قائم مقام خود میں کر غور
 ہر جسم کے جزء و کل سرشت
 اس طرح قومی حواس ہر جسم
 خون اسکا مقتدر ہے اتھانی
 ایک جسم میں دو نور تہ تلل
 بھی حافظہ اور وہم کی جائے
 بھی سر کے قومی کمال سر میں
 دیکھ آئینہ میں باصرہ کو خاموش
 چنے کا زبان پر ہے لذت
 ہاتھوں میں زیادہ سوچ میں
 بھی جاذبہ خلق کے مینے
 اسعین ہے واقعہ ملازم

<p>سپتے میں غضب مبادل ہے گرد میں خوشی جگر میں عیش القصہ ملائکہ میں اکثر اوپر سے جو فیض ہو جاری ہر فیض ہو یک سے یک صا فیضان ہو دم بدم بطور ہر دور سے ہو یہی نتیجہ جو ن جہم میں جاؤ دل میں موجود جو ن جہم میں روح کہیں ہے</p>	<p>بھی کبھی نفیس نہیں ہے یون ہی قویٰ سر سے تا قدم مرکز سے لے عرش تک مقرر ہو کل ملائکون میں ساری آخر کے ملک پہ ہو و آخر ہوتے رہیں دور دور پر دور قول و فعل و عمل وغیرہ موجود ہے ماسوا میں معبود عالم میں وہ لامکان کہیں ہے</p>
---	---

فائدہ

<p>وہ سب کہتے خدا خدا خدا لیکن نہیں آئے وہ نظر میں سبح کہتے ہو لیکن اکبر عزو عالم نہ تمام ہے محکم ہر ایک سے ایک لطیف ہے خبر نام میں عالم شہادت میں عالم امر کل ارواح</p>	<p>وہ سب کہتے اس سے ہم خدا ناحضر و سفر نہ گھر نگر میں وہ عاقل و صاحب تہذیب اقسام سے ہیں زیادت و کم اکثف و کیف تر ہے بامادہ حب کی ہی ولادت بہل کرین جن سے سارے اشیا جہان</p>
--	---

اقوال انفسان حسن و حرکت
 جب روح کا ہے ثبوت یار
 وہ سببہ نادر اور اللطف
 کہتے ہیں اگرچہ اہل عرفان
 جب روح کا ہے ثبوت الحق
 بافسق عزائمات اپنے
 گر بولو گے روح ہی خدا ہے
 نا اوتے نظر وہ لامکانی
 کر قطع نظر قوی حواس اور
 میں سیکڑوں اور غیر محسوس
 اتے ہیں گرچہ وہ نظیر
 ادراک انھو کا عقل سے ہے
 کہ خدا میں عقل ہے عقل
 معقول کچھ نہ ہو دے منظور
 ہو جوت جہان تلک نظر جائے
 بے انکے ہی عقل کو رسائی
 اعلیٰ ہے وہ سبب سخی لگا

میں روح کی ذات سے ہی دریا
 پر مہیت اسکی مت بچارو
 با معرفت خدا مشرف
 ارواح فقط قوامی حسان
 کیا شبہ ہو پس نبات مطلق
 پہچانو خدا کی ذات اپنے
 یہ بات قیاس سے جدا ہے
 فرمایا اسی نے لن ترانی
 شادی و عمنی فراست و غور
 انکار ہے انکا جائے افسوس
 ثابت ہیں مگر دے ہر شے میں
 بے عقل کو اس طرف نہیں تپے
 نہ غور نہ فکر کو دمان و حل
 ہے عقل سے تا نظر بہت دور
 آواز ہوا کے سطح پر آئے
 وحدت کثرت تلک سمائی
 اعلاؤن سے خلق کے زلالا

حضرت جوہن بڑے مری فرما کے یہاں رایت رقی

فائدہ دہر موافقہ

سچھ بول مجھے تو ابے برو	مشاق ہے کون کچھ بیان
مشاق فقط ہے نام کس کا	اقوال افعال کام کس کا
کیا رو حکو جانتا ہے مشاق	یا جسم کو ماننا ہے مشاق
یا دو نو بخود جدے جدے میں	یا ایک میں یا علحدہ میں
گرد و میں کہو تو بات مشکل	یا ایک کہو نکات مشکل
ہر کون ہے روح جسم کیا ہے	مشاق کا اپنے اسم کیا ہے
اگر ہے جسم جدا عصف	ہر عضو میں سیکڑوں سے اجڑا
دو پاؤں دو ہاتھ ایک سر ہے	پشت اور شکم سر میں کر ہے
ناک اٹکھ زبان کان دیگر	موچھیں داڑھی غیب فرماؤ
مشاق یہی ہے یا وگر ہے	یا روح فقط بکرو و فر ہے
ہی روح ہے جسم کا بسا	بے اسکے نہ اسکا ہو گذارا
بار مادی جان جسم کا حال	بیٹھا ہوا جسم میں ایک عمال
سنت ہے زبان چا کتا ہے	عینک سے حسد کی تاکتا ہے
بو باس کی قدر ہے اپنی باس	لے دیکرے خلق سے کل اجناس
چلتا ہے وہ پاؤں سے زمین پر	بیٹھے لیٹے بچھا کے بستر

کہلاوے کمال سے خود انسان
 ہے روح سوار جسم مرکب
 کرتا ہے معاملہ وہی روح
 جو کچھ ہے جسم روح سے ہے
 ہر خیز میں جسم کے وہی ہے
 دیکھہ اینما تن کے درمیان
 وہ اول تن ہے آخر تن
 موجود ہے وہ قوی کے درمیان
 گردن کی ہی رگ سے وہ بڑا
 حالانکہ ہے روح بے نمونہ
 جب روح کا سب سے گوشہ اوپر
 مشاق ہے روح روح مشاق
 جان جسم کی سلطنت میں شاہ
 توحید ہی کمال کی ہے
 بے خود کو انا الحق و انا اللہ
 جو تیری نظیر میں ای حق آگاہ
 عارف کی نظیر میں سب خدا ہے

حیوانی صفت سے ہو وہ حیوان
 ہلچل کرے بے سوار وہ کب
 ہر یک سے مقابلہ وہی روح
 ہے روح کا فیض ہر رگ و پے
 شش حبت کے سج اسکے ہی ہے
 رخ روح کا ہر طرف بچھانے
 وہ باطن تن ہے ظاہر تن
 پاتے نہیں او سکوت موانجان
 ہر جسم موٹے یا ہوباریک
 بے چون ہے وہ اور بے جھگو
 ہے روح بدوست بل ہمہ است
 پس جسم کی ہے کتاب طاق
 جانوں میں جہان کے رب نشا
 عارف کو فنا و حال کی ہے
 ہے شرع میں جائز اسے حق آگاہ
 ہے لام الف ہی اللہ اللہ
 عارف ہی خدا سے نے جدا ہے

ادنیٰ حق ہے یا ہے ادنیٰ

فائدہ دنیا

ای بے سبھی کہ کبھی دنیا

حسب پریش نہ زورِ جہان
کفار نہ پائے چلو پانی
ایسا وہ سرا ہے اے پائے
عقے کے مسافروں کے خاطر
یہ ہے وہ سہرا مثال بازار
تا تو شہ کر آخرت کا پیدا
پس چاہئے روح با عمل ہو
گر نہ نہیں روح از ازل ہے
شکستہ ہیں تمام اہل اسلام
نار و حکومتی موت می جان
کیا جانے تو جان کو ای انجان
جب روح کا راز ہووے معلوم
روح ایک ہے حسب قولِ امام
ہو نشو و نمائی اس کو ہر گھٹ
موطن سے الٹے وہی جان
ہے عالمِ رستی نام اسکا
یار و حکو حرم ہو جاو می

ہوتی دنیا کو غرت و شان
وینا ہے غرض سرے فانی
میدان قیام کے کنا ہے
رکھا ہے خدانے اے مسافر
اسباب بھرا جو ہو و در کا
دیدار خدا کے ہو وین شیدا
ور نہ اسے راہ میں خلل ہو
لیکن ابدی ہے با عمل ہے
ہے روح کا نفس نام طہ نام
ایک آن فنا ہے اسکو بھان
جب تک نہ ہو چکا کشف و بیان
تب بھید یہ تجھ کو ہووے مفہوم
ہیں اسکو موطن و مظاہر
ہر منزل و مقام میں بھان
بلبل کرے تک کے پتے دیر
غفلت ہے تمام کام اسکا
یا ہر صنیاتی ہو زیاد می

عجیب چاندی سنا جو اس خوف
عجیب کہ نہ ہے بجز ان

تصویر کے ساتھ
میں نے لکھا ہے
کہ جو آدمی
میں سے بہتر ہے
میں نے اس کو
میں سے بہتر
کہا ہے

حیوان سے توجہ یا مہیا کو
انسان سے توجہ کو یا مہیا
دنیا ہے یہی ہیست دنیا
مفرعہ ہے مگر برائے عقلی

بیان آخرت

پیدائش کے مرتے تک
دنیا ہے فقط بظاہر
جب لذتیں ساری چھوٹ جائیں
بعد اسکے جو گذرے روح کے ساتھ
کل شر میں اسے براورین
جو قبر و شوخنت و ناز
مرنگی گھڑی سے تادم صور
اعمال مشکل اس میں ہواور
ہے موطن روح دوسرا شر
قاضی ہوندا رسول ناب
ہر ایک سے سوال ہو جواب اور
اعمال وہاں بنیں محسوس
نابان رہے افسانہ پر
تا بنی سے زمین ہو بلا فرق
حالات جو ہوں بھلے برے
اس امر سے ہر کوئی ہے ماہر
بھی کل سے علانی ٹوٹ جائیں
میں تا ابد آخرت کے حالات
کل روح کے میں جہاں موطن
تفصیل سے جس کے میں ہواور
موطن ہے وہ پہلا نام شہو
اچھون کو پہلے برو کو بد طور
کل اہل قبور کے لئے نشر
اس دن میں بڑی بڑی مصائب
دیونیکے کتاب لیں حساب اور
ہر خیر و شر زیادت کم
نیزے کی ملندی کے برابر
ہوں اہل قیامت عین غرق

تازا لو کوئی کوئی بسینہ
 بقا و ہزار سالہ وہ روز
 نیکون کو دمان چوین آرام
 حالات قیامت اسے براو
 پس موطن روح تیسرے
 اعمال کے تخم جیسے بوین
 جنت کے دخول سے ایندگ
 اول سے تا آخر سماوات
 موطن ہے چارواں جہنم
 مقعر سے فلک کے تا مرکز
 جنت میں مدام جستی ہوں

لوگون کو ہو سر ملک پہن
 مشکل کا ہے روز و لہر و
 وہ دن نہیں عصر سے موام
 ماخذ سے کتاب کے طلب کر
 جو نعمت و ناز سے بہرہ
 ثمرات بہشت ویسے ہوین
 موطن ہے وہ بے شمار لگ
 جنات کی جا ہے ہفت طبقا
 مانگے ہے پناہ جس عالم
 ہے جاے جہنمی مجوز
 دوزخ میں دوام لعنتی ہوں

فائل

رکھتا ہے ظہور مرتبہ جو
 بھی ستہ مظاہر اسکا ہے نام
 ان ستہ مظاہرات میں کل
 جو مظہرین صادق آوین حق پر
 جو شوق و خدایہ آوین صادق

کہتے ہیں وجود عام اسکو
 بھی ستہ تنزلات علام
 علمی عینی دوہین تنزل
 وے مظہرین علمی میں مقرر
 وے مظہرین عینی میں لواحق

در بیان الوہیت

وہ جو ہے ظہورِ علم تفصیل جو نہ صورتِ ذہنی و ذہنی شکل بھی کثرتِ کونیہ ہو پاک نا ہو بایبانِ ظہورِ اشیا یہ مرتبہ الوہیت کا اسجا ہے بجا انا العلیم	معلوم کثیر اسکے بے قیل میں کثرتِ علمی مثال تشریب و بیض ہو بے باک بے عدم ذوات باعث اسکا معلومی کثرتِ احدیت کا زیبا ہے قدیر انا الحکیم
---	---

در بیان وحدت

رکھے جو ظہورِ علم اجمال کثرت کی صلاحیت بھی لکھ برتر سے مرتبے میں آئے منشا با نامہ وحدت ایشان نا داخلِ اسمین ہو و کثرت شایانِ انشانِ قدرتِ رحا	معلومیت اسمیں یک ہو الحال جامع رہے جنوں گلِ محتر کثرت کی صلاحیت وہ رکھے اشیا کو وہاں نہ مطلق اسکا نا خارجی بھی وہی ہے وحدت لائقِ انشانِ علم بھی اسکا
--	---

در بیان غیب الغیب

بس مرتبے میں ظہورِ نامہ منظوم ہو تمام نظم و نثر	وہ گنجِ خفی ہے انجرا کثرت کی بھی شے معرّا
--	--

بھی علمِ انا کچھ اسین ناہو	بالتقوہ لیاقت انا ہو
بھی نار ہے قابلِ اشارت	نامشہودیت نہ منظریت
مخفی ہون و مان سبھی صفاتین	اسما و شیمون اور نکاتین
یہ مرتبہ چلا غیب کا ہے	تصدیق کا ہے نہ ریب کا ہے
کہتے ہیں اسے وجودِ خام اور	غیبِ العیب و ہویتِ بلا غور
یہ مرتبہ ہیں ربوبیت کے	غیب و وحدتِ الوہیت کے

خاتمہ الکننا

ہے فضلِ خدا سے خاتمہ خیر	تا کچھ مخفی نہیں ہو اسیر
کیا گنجِ مخفی کا راز بولون	کیا مخفیہ و دراز بولون
اس گنجِ مخفی کا کیا بیان ہو	جو مخفی ہو کس طرح عیان ہو
اس گنج کے در کی ادنیٰ مسما	یہ کون و مکان ہے نور و انوار
ایسے کئی بے حساب عالم	اس گنج کے چھ ہیں فرما ہم
ایسے کئی بیشمار خلقت	ہیں مخفی و مان برنگ و رنگت
ایسے کئی ترقیت کے ام	اس گنجِ مخفی کے بیچ مادام
ازبکہ تجلیاتِ ذاتی	کثرت سے ظہور با صفائی
اس گنجِ مخفی کے در بیان ہیں	لاکھوں سے گردِ با جہان ہیں
بالجملہ وہ ہی گھر ہے	آبائی قدیم خوش گھر ہے

نہایت صبیح قدم کی	آسان مہین راہ ہوتی قدم کی
تاجا وین تہ قدم کو سر کے بل سے	جنون پنہاقت نہ کیا جہیں سے

حضرت بہ درود و ذب دم ہو
مسلاہ درود مات دم ہو

الکتاب الالہی

تاریخ تالیف کتاب از محمد سعادت اللہ صاحب قریشی

مشیت پند حضرت بابا وقار	شرعیات و نام و طریق شعا
گہر نای علم تصوف خوش آب	زہر جواہر نمود انتخاب
سعادت سن تالکیش را شکفت	زہ انتخاب جواہر بگفت

تاریخ طبع کتاب از محمد حلیل الرحمن صاحب قریشی

انکہ ذوالعقل بود ہم ذوالعین	سجدا حضرت مشاق عیان
گاہ مالوہ گہے آہ حق	ذات او بندہ غا حق تبیان
کرد تالیف کتاب جامع	کلمہ نذکرہ کون و مکان
میشود منتہی ہر بندیش	خود شناسی و خدا دانی از ان
گشت چون طبع سنش گفت خلیل	شدہ مطبوعہ کتاب العرفان

از فکر محمد عبد الرزاق صاحب قریشی

جو حضرت مرشدی مشاق والا	درب عرفان بسک شاعر ہیغت
ہنوع طرز نو تالیف فرمود	گل ہر بیت چون گلزار شکفت
شدہ چون طبع تالیف سن بدل	سنش طبع کتاب معرفت گفت

شعر

ہر یک اعضے میں خود نما پایا کھین سینہ دوست دیا پایا کہیں معدہ درود نما پایا سب سے صفیں کہیں قوی پایا ہنیں کچھ روح کے سوا پایا ماسوا اللہ میں خدا پایا	ہم نے جان تن میں جا بجا پایا کہیں پشت و شکم کہیں سر ہے دل جگر و کہیں کہیں ہر داغ کہیں عقل و خیال و خمہ حواس نفس و دل اور کل مٹا جی جسم جسے مشتاق ہو کے بندہ نما
--	--

شعر

سب جہان میں جہان نما دیکھا وہی عرض و وہی سما دیکھا لا مکانی وہی ہما دیکھا ہوا نا انت انتا دیکھا پھر کہ ہر مکان نما دیکھا نہ یہ ما بین لا و ما دیکھا ماسوا اللہ کو عما دیکھا ہر کثیف او سکوطین و ما دیکھا	ہم نے قرآن میں ایسا دیکھا سیر میں عرش و فرش کے ہم نے کل اشیا کہ اشیا نون میں جگ کی میزان کو کر کے زیر و زبر جب امانین آنا ہوا فانی وہ جو دیکھا خدا دیکھا ہو کے مشتاق حقے بندہ نما پیر میر اسرار سے ہی لطیف
---	---

شعر

کشف سے اپنی عقدہ میر اکھول کیا کھول بھی مقدمہ ہر گول چتر شاہی کہیں کہیں کچھ گول چاہتا کیا ہر لیکے رستی ڈول شش حبت ہی تیا ہوا بیچول	مرشد اکچھ تو اپنے رب کی بول بولا بال فعل رب مشبہ ہے گول گول اسکی گل خدائی ہے دیکھ لے ایمان نہ ہوش و شدر بہ طناپ و جو خمیہ خشتی
--	--

گرم تر ہے خدائی کا بازار	جو ہر ارزاں ہے کوڑیوں کے مول
اللہ پاز کا ڈلا	کیا ہے میزان معرفت قول
ہے صغیر و کبیر و انسان	بیچ اور جھاڑ کی ہے جیسی نول
مادی شے سے با مجرّد کو	خارج جسم روح کو نہ ٹول
بحر سینہ سے پیر کے مشاق	کر کے خواصی موتوں کو رول

شعر

عقل کہتی ہے کہ ہر روح سراپا تن میں	کیا لطیف آ رہا اس حشیت احسن میں
ماوہ ادسکا کھان ہے وہ کدھر سے آیا	یا خود آئندہ ہو وہ سوچے کچھ توں میں
وہ گل تازہ بہاری ہیں بہت اوس رنگ	سیر کو نکلا اسی آب و گل گلشن میں
روح کل صفتیں قوی اور جو اس خاصہ	ساری مصروف اسی جہم کہ میں تھیں
اسی مجموع کو کثرت کہیں گریا ہر اوست	کیا وظیفے کے خلل ہو عدد و سرن میں
جان کو جان کہ مخلوق ہے و گلشنی گل	نہ خدا جان کہ ایمان نہ ہو گلشن میں
قد عرف کا ہر بڑا دایرہ ہے حلقہ گون	من عرف کی نہ ہیں طوق فقط گردن میں
و یکہ سر سے بھارت کے لہای روح	ہو کہ اس طرح کی بیانی کہاں انجمن میں
روح باطن ہے مگر جسم سراپا ظاہر	باطن روح کہاں پاؤ کوئی درین میں
کو نظر رایت ربی کو بجا رہے رب	دلکی درمیں کے دیکھے نہ کوئی درین میں
سیکھ تو حید و جود کی کو چل اپاہٹ	پیر شاہ محی دین کامل ہے بہت افشہ میں

تاریخ حلت جناب مرشدی حضرت سید عبداللطیف شاہ محی الدین
قادری و پلوری قدس سرہ

قطب الاقطاب مرشدی کہ از قدا	این ہمہ سیر و دورہ کثرت
بود تقدیری اسر قطبیتش	بخدا و رسول ہم قربت
شد و صالحی بحق بہ قرب ہی	مرفین او بقیعتہ الحت
گفت مشاق غایانی الشیخ	غافل قطب القدم حلت